ربما يود الذين كفروا لو كانوا مسلمين ٢
ذرهم يأكلوا ويتمتعوا ويلههم الأمل فسوف
يعلمون ٣ وما أهلكنا من قرية إلا ولها كتاب
معلوم ٤ ما تسبق من أمة أجلها وما يستأخرون ٥ و
قالوا يا أيها الذي نزل عليه الذكر إنك لمجنون ٦ لو
ما تأتينا بالملائكة إن كنت من الصادقين ٧ ما ننزل
الملائكة إلا بالحق وما كانوا إذا منظرين ٨ إنا نحن
نزلنا الذكر وإنا له لحافظون ٩ ولقد أرسلنا من
قبلك في شيع الأولين ١٠ وما يأتيهم من رسول إلا
كانوا به يستهزئون ١١ كذلك نسلكه في قلوب المجرمين ١٢
لا يؤمنون به وقد خلت سنة الأولين ١٣ ولو فتحنا
عليهم بابا من السماء فظلوا فيه يعرجون ١٤ لقالوا إنما سكرت
أبصارنا بل نحن قوم مسحورون ١٥ ولقد جعلنا في السماء
بروجا وزيناها للناظرين ١٦ وحفظناها من كل شيطان
رجيم ١٧ إلا من استرق السمع فأتبعه شهاب مبين ١٨

ع 1 15 1

(2) عنقریب قیامت کے دن جب کافروں کے لیے معاملہ واضح ہو جائے گا اور ان پر یہ بات کھل جائے گی کہ جس کفر پر وہ دنیا میں رہے، وہ باطل ہے تو وہ خواہش کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ (3) اے رسول! ان جھٹلانے والوں کو جانوروں کی طرح کھاتے پیتے، دنیا کی ختم ہونے والی لذتوں سے فائدہ اٹھاتے اور ان جھوٹی اُمیدوں میں اُلجھتے چھوڑ دیں جنھوں نے ان لوگوں کو ایمان لانے اور نیک عمل کرنے سے روک رکھا ہے۔ جب قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے تو جان لیں گے کہ وہ کس گھاٹے میں رہے۔ (4) اللہ تعالیٰ نے کسی ظالم بستی پر ہلاکت اور تباہی نہیں اتاری مگر اس کے علم میں اس کا وقت مقرر تھا، اس لیے وہ اس سے آگے پیچھے نہیں ہوسکتی تھی۔ (5) کسی امت پر ہلاکت وتباہی اس کے مقرر وقت سے پہلے آسکتی ہے نہ اس مقرر وقت سے لیٹ ہوسکتی ہے، اس لیے ظالموں کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس مہلت سے کسی دھوکے میں نہیں رہنا چاہیے۔ (6) مکہ کے کافروں نے رسولِ اکرم ﷺ سے کہا: اے وہ شخص جس کا دعویٰ ہے کہ اس پر ذکر (قرآن) اتارا گیا ہے، بلاشبہ تم اپنے اس دعوے میں یقیناً دیوانے ہو اور دیوانوں جیسا رویہ ظاہر کرتے ہو۔ (7) اگر آپ سچوں میں سے ہیں تو آپ ہمارے پاس فرشتے لے کر کیوں نہ آئے جو آپ کے بارے میں گواہی دیتے کہ آپ مبعوث کیے گئے نبی ہیں اور یہ کہ عذاب ہم پر نازل ہو کر رہے گا۔ (8) اللہ تعالیٰ نے ان کے فرشتوں کے آنے کے مطالبے کا رد کرتے ہوئے فرمایا: حکمت کے تقاضے کے مطابق جب عذاب کے ذریعے سے تمھیں ہلاک کرنے کا وقت آجائے گا تو اس وقت ہم فرشتے اتاریں گے۔ جب ہم فرشتے لے آئے اور وہ لوگ ایمان نہ لائے تو انھیں مہلت نہیں دی جائے گی بلکہ فوراً سزا کے ذریعے وہ ہلاک کر دیے جائیں گے۔ (9) ہم ہی نے اس قرآن کو لوگوں کی نصیحت کے لیے محمد (ﷺ) کے دل پر نازل کیا اور ہم ہی اس قرآن کو کمی بیشی اور تحریف و تبدیلی سے محفوظ رکھنے والے ہیں۔

(10) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کافر گروہوں میں کئی رسول بھیجے تو انھوں نے انھیں جھٹلایا، لہٰذا آپ اپنی امت کے جھٹلانے کے معاملے میں کوئی انوکھے رسول نہیں ہیں۔ (11) پچھلی کافر امتوں کے پاس جو بھی رسول آیا، انھوں نے اسے جھٹلایا اور اس کا مذاق اڑایا۔ (12) جس طرح ہم نے ان امتوں کے دلوں میں جھٹلانے کی سوچ ڈالی، اسی طرح مشرکینِ مکہ کے منہ پھیرنے اور ہٹ دھرمی کرنے کی وجہ سے ان کے دلوں میں بھی ہم یہ ڈال دیں گے۔ (13) وہ محمد ﷺ پر نازل ہونے والے اس قرآن پر ایمان نہیں لا رہے اور رسولوں کے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی و بربادی کا دستورِ الٰہی گزر چکا ہے، اس لیے آپ کو جھٹلانے والوں کو عبرت پکڑنی چاہیے۔ (14) یہ جھٹلانے والے سرکش اور ہٹ دھرم ہیں، چاہے حق واضح دلائل کے ساتھ نمایاں ہو کر ان کے سامنے بھی آجائے حتیٰ کہ اگر ہم آسمان سے کوئی دروازہ ان کے لیے کھول دیں جس میں وہ چڑھنے لگ جائیں۔ (15) وہ پھر بھی تصدیق نہیں کریں گے اور ضرور کہیں گے کہ ہماری نظریں بند کر دی گئی ہیں بلکہ ہمیں جو کچھ بظاہر دکھائی دے رہا ہے، یہ جادو کے اثرات ہیں اور ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (16) یقیناً ہم نے آسمان میں عظیم ستارے بنائے ہیں جن سے لوگ دورانِ سفر خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راہنمائی لیتے ہیں اور ہم نے انھیں دیکھنے والوں کے لیے خوبصورت بنا دیا تاکہ وہ ان سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل حاصل کریں۔ (17) اور اس آسمان کو ہم نے اپنی رحمت سے دھتکارے ہوئے ہر شیطان سے محفوظ کر دیا ہے۔ (18) ہاں، مگر جو شیطان معزز فرشتوں کی گفتگو چوری چھپے سننے کی کوشش کرے تو اسے ایک دہکتا ہوا شعلہ لگتا ہے جو اسے جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

فوائد: ❀ کافر عام طور پر مادہ پرست ہوتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ زیادہ تر شہوت پرستی اور نفسانی خواہشات کی تکمیل میں لگے رہتے ہیں اور باطل امیدوں سے دھوکا کھا کر آخرت کو چھوڑ کر دنیا میں مشغول رہتے ہیں۔ ❀ قوموں کی ہلاکت کا وقت مقرر اور تاریخ متعین ہے جو آگے پیچھے نہیں ہوسکتی اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی کی جلد بازی کی وجہ سے جلدی نہیں کرتا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک یہ ذمہ داری لی ہے کہ وہ قرآن کریم کو ہر قسم کی تحریف وتبدیلی اور کمی بیشی سے محفوظ رکھے گا۔ ❀ آدمی کو چاہیے کہ وہ آسمان اور اس کی زیب وزینت پر غور وفکر کرے اور اس سے اس کے بنانے والے کی دلیل پکڑے۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ
لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا
نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَ
اِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا
الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِنَّ
رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنَا (2 ع 10 2)
الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٦﴾ وَالْجَآنَّ
خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾
فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ
السّٰجِدِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ
لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٣٣﴾

(19) اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے تاکہ لوگ اس پر ٹھہر سکیں اور اس میں ہم نے مضبوط پہاڑ گاڑ دیے تاکہ یہ زمین لوگوں سمیت ایک طرف جھک نہ جائے۔ ہم نے اس میں اپنی حکمت کے تقاضوں کے مطابق متعین اور مقرر مقدار میں مختلف انواع و اقسام کی نباتات اگا دیں۔

(20) اے لوگو! ہم نے اسی زمین میں تمھاری معیشت اور گزران کے لیے تاحیات کھانے پینے کی چیزیں بنا دی ہیں اور تمھارے علاوہ ان انسانوں اور حیوانوں کی گزران کا بندوبست بھی کر دیا ہے جن کی روزی کی ذمے داری تم پر نہیں ہے۔

(21) انسان اور چوپائے جتنی چیزوں سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں، انھیں پیدا کرنے اور لوگوں کے لیے نفع بخش بنانے پر ہم ہی قادر ہیں اور ہم ہر چیز کو اپنی حکمت اور اپنے ارادے کے تقاضے سے ایک مقرر اندازے کے مطابق ہی پیدا کرتے ہیں۔

(22) ہم نے ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو اٹھائے پھرتی ہیں، پھر ہم نے ان بوجھل بادلوں سے بارش برسائی اور تمھیں بارش کے پانی سے سیراب کیا۔ اے لوگو! تم اس پانی کو زمین میں ذخیرہ نہیں کر سکتے کہ وہ کنووں اور چشموں کی صورت اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اسے زمین میں ذخیرہ کرتا ہے۔

(23) ہم ہی عدم سے وجود بخش کر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھا کر مردوں کو زندہ کرتے ہیں ہم زندوں کو جب وہ اپنی عمریں پوری کر لیتے ہیں، موت دیتے ہیں۔ ہم ہی باقی رہنے والے ہیں جو بالآخر زمین اور اس پر موجود ہر چیز کے وارث ہوں گے۔

(24) یقیناً ہم انھیں بھی جانتے ہیں جو تم سے پہلے پیدا ہوئے اور فوت ہوئے اور انھیں بھی جانتے ہیں جو بعد میں پیدا ہوں گے اور فوت ہوں گے۔ ان میں سے کوئی فرد ہم سے پوشیدہ نہیں۔

(25) اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب ہی روزِ قیامت ان سب کو اکٹھا کرے گا تاکہ نیکوکار کو اس کی نیکی کا اور برے کو اس کی برائی کا بدلہ دے۔ بلاشبہ وہ اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے اور ایسا جاننے والا ہے کہ کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(26) یقیناً ہم نے آدم کو ایسی خشک مٹی سے پیدا کیا کہ اگر اسے چوٹ لگائی جائے تو اس سے آواز آئے۔ یہ مٹی جس سے اسے پیدا کیا گیا، کالی تھی اور زیادہ دیر پڑے رہنے کی وجہ سے بدبودار ہو چکی تھی۔ (27) اور ہم نے جنوں کے باپ (ابلیس) کو آدم (علیہ السلام) کی پیدائش سے پہلے نہایت گرم آگ سے پیدا کیا۔ (28) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا اور ابلیس کو بھی مخاطب کیا کیونکہ وہ بھی ان کے ساتھ تھا: میں ایک انسان کو ایسی خشک مٹی سے پیدا کرنے لگا ہوں جس کو چوٹ لگانے سے آواز نکلتی ہے اور وہ سیاہ ہے اور لمبی مدت تک پڑے رہنے کی وجہ سے اس کی بو تبدیل ہو چکی ہے۔ (29) پھر جب میں اس کی پوری صورت بنا لوں اور اس کی پیدائش کا عمل مکمل کر لوں تو سب میرے حکم کی تعمیل میں اسے سلامی پیش کرتے ہوئے سجدہ کرو۔ (30) چنانچہ فرشتوں نے حکم کی تعمیل کی اور اپنے رب کے حکم کے مطابق سب نے اسے سجدہ کیا۔ (31) لیکن ابلیس جو فرشتوں کے ساتھ تھا مگر ان میں سے نہیں تھا، اس نے فرشتوں کے ساتھ مل کر آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ (32) ابلیس کے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے رکے رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تجھے کس چیز نے ابھارا اور اس بات سے روکا کہ تو سجدہ کرنے والے فرشتوں کے ساتھ مل کر میرے حکم کی تعمیل میں سجدہ نہ کرے؟ (33) ابلیس نے تکبر کرتے ہوئے کہا: میرے لیے یہ صحیح نہیں کہ میں کسی ایسے بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا جو سیاہ اور بدبودار تھی۔

فوائد: ❀ تمام روزیوں اور تقدیر کی سب قسموں کا مالک صرف اکیلا اللہ ہے اور ان کے خزانے بھی اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ اپنی حکمت اور رحمت سے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے۔

❀ یہ زمین پیدا کی گئی، ہموار کی گئی اور پھیلائی گئی ہے، نہایت تناسب کے ساتھ اسے بنایا گیا جس سے اس پر انسانی زندگی ممکن ہوئی۔ یہ زمین گڑے ہوئے پہاڑوں کے ساتھ مضبوط کی گئی ہے تاکہ وہ اپنے باشندوں سمیت ڈگمگا نہ جائے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت و مصلحت کے مطابق مقرر اندازے کے ساتھ مختلف طرح کی نباتات پائی جاتی ہیں۔

❀ فرشتوں سے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرانے کا مقصد نوع انسانی کی عزت و تکریم کا اظہار تھا۔

❀ تمام فرشتوں نے عزت و تکریم کے لیے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا، سوائے ابلیس کے، اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝٣٤ وَإِنَّ عَلَيْكَ
اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝٣٥ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ
يُبْعَثُونَ ۝٣٦ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝٣٧ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُومِ ۝٣٨ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي
الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝٣٩ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ ۝٤٠ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝٤١ إِنَّ
عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْغَاوِينَ ۝٤٢ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝٤٣
لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ۝٤٤ (ع 3 19 3)
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝٤٥ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ
آمِنِينَ ۝٤٦ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ
سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝٤٧ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا
بِمُخْرَجِينَ ۝٤٨ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝٤٩ وَأَنَّ
عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۝٥٠ وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝٥١ (وقف لازم)
إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنكُمْ وَجِلُونَ ۝٥٢

(34) اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا: جنت سے نکل جا، بلاشبہ تو دھتکار دیا گیا ہے۔
(35) بلاشبہ قیامت تک تجھ پر لعنت برستی رہے گی اور تو میری رحمت سے دور رہے گا۔
(36) ابلیس نے کہا: اے میرے رب! مجھے مہلت عطا فرما اور اس دن تک مجھے موت نہ دے جب تک مخلوق کو دوبارہ نہ اٹھایا جائے۔
(37) اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: بلاشبہ تو بھی ان مہلت دیے گئے افراد میں شامل ہے جن کی موت میں نے مؤخر کر دی ہے۔
(38) اس وقت تک جب پہلا صور پھونکنے پر تمام مخلوقات کو موت آجائے گی۔
(39) ابلیس نے کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے جو گمراہ کیا ہے، اس کے سبب میں زمین میں ان کے لیے نافرمانیوں کو پُرکشش بناؤں گا اور ان سب کو سیدھے راستے سے بھٹکاؤں گا۔
(40) سوائے تیرے ان بندوں کے جنھیں تو نے اپنی عبادت کے لیے چن لیا۔
(41) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ درمیانی سیدھی راہ ہے جو مجھ تک پہنچانے والی ہے۔
(42) بلاشبہ میرے مخلص بندوں پر تیرا زور نہیں چلے گا اور نہ انھیں گمراہ کرنے کے لیے تجھے ان پر مسلط کیا جائے گا سوائے ان گمراہوں کے جو تیرے پیروکار بن جائیں۔
(43) اور بلاشبہ جہنم ابلیس اور اس کے تمام گمراہ پیروکاروں کے لیے وعدے کی جگہ ہے۔
(44) جہنم کے سات دروازے ہیں جن سے وہ داخل ہوں گے۔ اس کے ہر دروازے سے شیطان کے پیروکاروں میں سے معلوم اور متعین تعداد داخل ہوگی۔
(45) بلاشبہ جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آکر اس سے ڈرتے رہے، وہ جنت کے باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔
(46) انھیں ان میں داخل ہوتے وقت کہا جائے گا: تم آفات سے سلامتی پا کر اور تمام خطرات سے امن پا کر ان میں داخل ہو جاؤ۔
(47) ہم ان کے سینوں کا کینہ اور دشمنی ختم کر دیں گے اور وہ باہمی محبت کے ساتھ بھائی بھائی بنے ہوئے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔
(48) انھیں وہاں کسی قسم کی تھکاوٹ نہ پہنچے گی اور نہ انھیں وہاں سے نکالا جائے گا بلکہ وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔
(49) اے رسول! میرے بندوں کو بتا دیں کہ ان میں سے جو توبہ کرے، میں اسے بہت بخشنے والا اور اس پر خوب رحم کرنے والا ہوں۔
(50) اور ان کو یہ بھی بتا دیں کہ میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے، اس لیے انھیں چاہیے کہ میری بخشش کے حصول کے لیے اور میرے عذاب سے امن پانے کے لیے میرے حضور توبہ کریں۔
(51) انھیں ابراہیم علیہ السلام کے ان مہمانوں کے بارے میں بھی بتائیں جو فرشتوں میں سے تھے۔ وہ جوان کے پاس بیٹے کی خوشخبری اور قوم لوط کی ہلاکت کی خبر لے کر آئے تھے۔
(52) جب فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے تو انھوں نے ان سے کہا: آپ پر سلام ہو، سو انھوں نے نہایت اچھے طریقے سے ان کے سلام کا جواب دیا اور ان کے سامنے کھانے کے لیے بُھنا ہوا بچھڑا پیش کیا۔ انھوں نے خیال کیا کہ وہ انسان ہیں۔ جب انھوں نے اس پیش کیے ہوئے کھانے میں سے کچھ نہ کھایا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا: بلاشبہ ہم تم سے خوف زدہ ہیں۔

فوائد: ❀ ان آیات میں اس بات کی دلیل ہے کہ متقی لوگ ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اور نہایت ادب و احترام سے ان کی بیٹھک ہوگی کہ ہر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوگا۔ ایک دوسرے کی طرف پشت کر کے نہیں بیٹھے گا۔ ❀ آدمی کو چاہیے کہ اس کے دل میں امید و خوف اور شوق اور ڈر بیک وقت موجود رہیں۔ ❀ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی، انھیں برگزیدہ کیا اور چن لیا ہے، ان پر شیطان کا زور نہیں چلتا کہ وہ ان سے کوئی ایسا گناہ کرائے جس کی اللہ کے ہاں معافی نہیں ہے۔ ❀ مہمان کو اس ادب کی تعلیم دی گئی ہے کہ جب وہ دوسروں کے ہاں جائے تو پہلے سلام و آداب پیش کرے۔

قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي
عَلَىٰ أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ وَمَن يَقْنَطُ مِن
رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا
الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا آلَ
لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ
الْغَابِرِينَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿٦١﴾ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ 4 ع 16 4
مُّنكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾ وَ
أَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ
اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا
حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ
مَقْطُوعٌ مُّصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾
قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا
تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي
إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٢﴾

(53) ان پیغام لانے والے فرشتوں نے کہا: آپ ڈریں مت، یقیناً ہم آپ کو خوشخبری دیتے ہیں کہ آپ کے ہاں صاحبِ علم بیٹے کی ولادت ہوگی۔

(54) ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کی بشارت دینے پر حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے کہا: کیا تم مجھے بیٹے کی خوشخبری دیتے ہو جبکہ میں عمر رسیدہ اور بوڑھا ہو چکا ہوں۔ تم کس بنیاد پر مجھے خوشخبری دیتے ہو؟

(55) پیغام لانے والے فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا: ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دی ہے جس میں کوئی شک نہیں، لہٰذا ہم نے آپ کو جو خوشخبری دی ہے، اس کے بارے میں مایوس ہونے والوں میں سے نہ بنیں۔

(56) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اپنے رب کی رحمت سے مایوس تو صرف سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے لوگ ہی ہوتے ہیں۔

(57) ابراہیم علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کی طرف سے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمھارا کیا اہم کام ہے جس کے لیے تم آئے ہو؟

(58) بھیجے ہوئے فرشتوں نے کہا: ہمیں اللہ تعالیٰ نے نہایت فسادی اور بہت بری قوم، یعنی قومِ لوط کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجا ہے۔

(59) سوائے لوط کے اہلِ ایمان اہل وعیال اور پیروکاروں کے، وہ ہلاک نہیں ہوں گے۔ ہم ان سب کو اس ہلاکت سے بچا لیں گے۔

(60) سوائے ان کی بیوی کے۔ یقیناً ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ پیچھے رہنے والوں کے ساتھ رہ جائے گی جن کی ہلاکت کا فیصلہ ہو گیا ہے۔

(61) جب بھیجے گئے فرشتے مردانہ شکل وصورت میں آلِ لوط کے پاس آئے۔

(62) تو لوط علیہ السلام نے ان سے کہا: تم لوگ تو کچھ انجان سے معلوم ہو رہے ہو۔

(63) بھیجے گئے فرشتوں نے لوط (علیہ السلام) سے کہا: اے لوط! آپ ڈریں مت، ہم وہ مہلک عذاب لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں جس کے بارے میں آپ کی قوم شک وشبہ میں مبتلا تھی۔

(64) اور ہم آپ کے پاس حق لائے ہیں جس میں کوئی مذاق والی بات نہیں اور ہم نے آپ کو جو خبر دی ہے، اس میں ہم سچ بول رہے ہیں۔

(65) رات کا کچھ وقت گزارنے کے بعد آپ اپنے اہل وعیال کو لے کر یہاں سے نکل جائیں اور آپ ان کے پیچھے چلیں۔ تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے کہ ان پر کون سا عذاب اترا ہے۔ تم ادھر کو چلنا جدھر اللہ تعالیٰ نے تمھیں چلنے کا حکم دیا ہے۔

(66) ہم نے جو معاملہ مقدر ٹھہرایا تھا، اس کے بارے میں لوط علیہ السلام کو بذریعۂ وحی بتا دیا اور وہ یہ تھا کہ صبح ہوتے ہی ان کے آخری آدمی تک کو ہلاک کر کے ان کی جڑیں کاٹ دی جائیں گی۔

(67) سدوم کے رہنے والے لوط (علیہ السلام) کے مہمانوں کے پاس بے حیائی کا کام کرنے کی تمنا لیے خوشی خوشی آئے۔

(68) لوط (علیہ السلام) نے ان سے کہا: یہ لوگ میرے مہمان ہیں، لہٰذا تم جس ارادے سے ان کے پاس آئے ہو، مجھے اس بارے میں رسوا نہ کرو۔

(69) اللہ سے ڈر کر یہ بے حیائی والا کام چھوڑ دو اور اپنی اس بری حرکت سے مجھے ذلیل نہ کرو۔

(70) ان کی قوم نے ان سے کہا: ہم نے لوگوں میں سے کسی کی بھی مہمان نوازی کرنے سے آپ کو روکا نہ تھا؟

(71) لوط علیہ السلام نے اپنی معذوری ظاہر کرتے ہوئے ان سے اپنے مہمانوں کے سامنے کہا: یہ میری بیٹیاں تمھاری عورتوں میں سے ہیں، لہٰذا اگر شہوت پوری کرنا ہی تمھارا مقصد ہے تو ان سے شادیاں کر لو۔

(72) اے رسول! آپ کی زندگی کی قسم! بلاشبہ قومِ لوط اپنی شہوت کی ہوس میں بھٹکی ہوئی تھی۔

فوائد: ❀ جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور عظیم علم سے نوازا ہو، اسے کسی صورت بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے لوط علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں کو قومِ لوط پر عذاب نازل ہونے کے دوران میں پیچھے مڑ کر دیکھنے سے منع کر دیا تاکہ انھیں ان پر ترس نہ آ جائے۔ ❀ قومِ لوط کا لوط علیہ السلام کے مہمانوں سے بدفعلی کا پختہ عزم اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی فطرت بگڑ چکی تھی اور وہ نہایت بے حیا ہو گئے تھے۔

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ
أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً
لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانتَقَمْنَا
مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ
الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾
وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿٨٢﴾
فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا
كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ
الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ
سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ
عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ
عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّي أَنَا
النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾

ع 5 19 5 — وقف لازم

(73) چنانچہ سورج نکلنے کے وقت کے آغاز ہی میں انھیں ایک شدید تباہ کن چنگھاڑ نے پکڑ لیا۔

(74) اور ہم نے ان کی بستیاں اس طرح الٹ پلٹ دیں کہ ان بستیوں کا اوپر والا حصہ نیچے کر دیا اور ان پر پتھریلی مٹی کے کھنگروں کی بارش برسائی۔

(75) بلا شبہ غور و فکر کرنے والوں کے لیے قومِ لوط پر مذکورہ ہلاک کرنے والے عذاب کے آنے میں کئی نشانیاں ہیں۔

(76) بلا شبہ قومِ لوط کی یہ بستیاں شاہراہ عام پر ہیں جنھیں وہاں سے گزرنے والے مسافر دیکھتے ہیں۔

(77) بلا شبہ یہ جو کچھ ہوا، اس میں ایمان داروں کے لیے بڑی راہنمائی ہے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں۔

(78) گھنے درختوں والی بستی میں رہنے والی قومِ شعیب بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اپنے رسول شعیب علیہ السلام کو جھٹلانے کی وجہ سے ظالم تھی۔

(79) پھر ہم نے ان سے انتقام لیا، اس طرح کہ عذاب نے انھیں پکڑ لیا، اور بلا شبہ قومِ لوط کی بستیاں اور قومِ شعیب کے علاقے ہر گزرنے والے کے لیے شارع عام پر واقع ہیں۔

(80) یقیناً قوم ثمود نے بھی تمام رسولوں کو جھٹلا دیا جب انھوں نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ یہ لوگ حجر کے علاقے میں رہنے والے تھے (جو شمالی حجاز کا ایک مقام ہے۔)

(81) ہم نے انھیں اس پیغام کی صداقت پر واضح دلائل اور نشانیاں عطا فرمائیں جو صالح علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے لائے تھے۔ ان میں سے ایک اونٹنی تھی، لیکن انھوں نے ان دلائل کا اعتبار کیا نہ ان کی پروا کی۔

(82) وہ پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تاکہ جن خطرات کا انھیں سامنا تھا، ان سے بے خوف ہو کر ان گھروں میں رہ سکیں۔

(83) آخر انھیں بھی جونہی انھوں نے صبح کی، چنگھاڑ کے عذاب نے آدبوچا۔ (84) اور جو مال انھوں نے کمائے تھے اور جو گھر بنائے تھے، کوئی چیز بھی ان سے اللہ کا عذاب نہ ٹال سکی۔

(85) ہم نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اسے بے کار اور بغیر حکمت کے نہیں بنایا۔ یقیناً ہم نے ان سب چیزوں کو بامقصد بنایا ہے اور قیامت ہر صورت ضرور آنے والی ہے، لہٰذا اے رسول! آپ اپنے جھٹلانے والوں سے منہ پھیر لیں اور حسن و خوبی کے ساتھ ان سے درگزر کریں۔

(86) اے رسول! بلا شبہ آپ کا رب ہی ہر چیز کو خوب پیدا کرنے والا اور اسے اچھی طرح جاننے والا ہے۔

(87) یقیناً ہم نے آپ کو سورت فاتحہ عطا کی جس کی سات آیات ہیں اور یہ قرآنِ عظیم بھی ہے۔

(88) ہم نے مختلف کافروں کو اس ختم ہونے والے مال و متاع میں سے جو کچھ دے رکھا ہے، آپ اس کی طرف اپنی نظریں دوڑائیں نہ ان کے جھٹلانے کا رنج کریں اور مومنوں سے نرمی اور محبت کا رویہ اپنائیں۔

(89) اے رسول! کہہ دیں: بلا شبہ میں تو عذاب سے کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں۔

(90) میں تمھیں ڈراتا ہوں کہ تم پر بھی ویسا عذاب نہ آجائے جیسا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر نازل کیا جنھوں نے اللہ کی کتابوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے کہ وہ کچھ پر ایمان لاتے تھے اور بعض کا انکار کرتے تھے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ جب کسی بستی کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو ان کے رہنے والوں کا شر اور سرکشی حد سے بڑھ جاتی ہے اور جب وہ انتہا کو پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ انھیں وہ سزا دیتا ہے جس کے وہ مستحق ہوتے ہیں۔ ❀ عذاب والی جگہوں پر جانے کی کراہت کا بیان، اور اسی طرح کافروں کے قبرستان میں جانا بھی (شرعاً) ناپسندیدہ ہے۔ اگر انسان ان جگہوں یا کفار کے قبرستان میں چلا جائے تو اسے وہاں سے جلدی نکل جانا چاہیے۔ ❀ مومن کی نظر دنیا کی زیب و زینت اور آرائش پر نہیں ہونی چاہیے اور اسے اللہ کے پاس جو عطیات اور نوازشات ہیں، ان کی طرف دیکھنا چاہیے۔ ❀ مومن کو چاہیے کہ وہ مشرکوں سے دور رہے اور اگر وہ ایمان نہ لائیں تو ان پر غم نہ کرے۔ اہلِ ایمان کی صحبت اختیار کرے، ان کے ساتھ نرمی کرے، ان سے محبت کرے، خواہ وہ فقیر ہی ہوں۔

الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ الربع فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَ
اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿٩٥﴾ الَّذِيْنَ
يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ
اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ
مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿٩٩﴾ ع 6 20 6

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا
يُشْرِكُوْنَ ﴿١﴾ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾ وَالْاَنْعَامَ
خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٥﴾
وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾

(91) وہ جنھوں نے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور کہا: وہ جادو، کہانت یا شعر ہے۔

(92) اے رسول! آپ کے پالنے والے کی قسم! ہم قیامت کے دن قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے ان سب لوگوں سے ضرور پوچھیں گے۔

(93) ہم ان سے ضرور اس کفر اور نافرمانیوں کی باز پرس کریں گے جو وہ دنیا میں کرتے تھے۔

(94) چنانچہ اے رسول! جس کی طرف بلانے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے، اس کا اعلان کر دیں اور مشرک جو کہتے اور کرتے ہیں، اس پر توجہ نہ دیں۔

(95) اور ان سے ہرگز نہ ڈریں۔ یقیناً قریش کے مذاق اڑانے والے کفر کے سرغنوں سے ہم آپ کو کافی ہیں۔

(96) وہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو معبود بناتے ہیں، وہ بہت جلد اپنے شرک کا برا انجام خود دیکھ لیں گے۔

(97) اے رسول (ﷺ)! یقیناً ہم جانتے ہیں کہ ان کے آپ کو جھٹلانے اور آپ کا مذاق اڑانے سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے۔

(98) اس لیے آپ اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے پاک قرار دے کر جو اس کی شان کے لائق نہیں اور اس کی صفاتِ کمال کے ذریعے سے اس کی حمد بیان کر کے اس کی پناہ حاصل کریں۔ اللہ ہی کی عبادت کرنے والے اور اس کے لیے نماز پڑھنے والے بنیں۔ آپ کے دل کی تنگی کا علاج اسی میں ہے۔

(99) آپ اپنے رب کی عبادت پر ہمیشگی اختیار کریں اور تا حیات اس پر قائم رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آئے تو آپ اسی پر ہوں۔

سورۃ النحل، یہ سورت مکی ہے

سورت کے بعض مقاصد: ان بعض نعمتوں کی یاد دہانی کرائی گئی ہے جو نعمتیں عطا کرنے والی ذات کا پتا بتاتی ہیں۔

تفسیر: (1) اے کافرو! اللہ تعالیٰ نے تمھیں عذاب دینے کا جو فیصلہ کیا ہے، وہ قریب ہے، لہٰذا اس کے وقت سے پہلے اس کی جلدی نہ مچاؤ۔ اللہ تعالیٰ پاک اور برتر ہے ان سب سے جنھیں مشرک اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں۔

(2) اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے سے اپنے رسولوں میں سے جس پر چاہتا ہے، فرشتوں کو وحی دے کر نازل فرماتا ہے کہ اے رسولو! لوگوں کو میرے (اللہ کے ساتھ) شرک کرنے سے ڈراؤ کہ معبود برحق میں ہی ہوں، لہٰذا اے لوگو! میرے حکم مان کر اور میرے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر مجھ ہی سے ڈرو۔

(3) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو کسی پچھلے نمونے کے بغیر حق کے ساتھ پیدا کیا اور انھیں بے مقصد نہیں بنایا بلکہ اس نے انھیں اس لیے بنایا تا کہ اس کی عظمت پر انھیں دلیل بنایا جائے، وہ لوگوں کے دوسروں کو اس کا شریک قرار دینے سے پاک ہے۔

(4) اس نے انسان کو ایک حقیر نطفے سے پیدا کیا، پھر وہ پیدائش کے مختلف مرحلوں میں پروان چڑھتا رہا حتی کہ وہ حق کو مٹانے کے لیے باطل کو لے کر صریح اور شدید جھگڑالو بن بیٹھا۔

(5) اے لوگو! اونٹ، گائے اور بکریاں (وغیرہ) چوپائے اس نے تمھارے فائدے کے لیے بنائے۔ ان فوائد میں سے یہ ہے کہ تم ان کی اون اور پشم سے گرمی حاصل کرتے ہو، مزید ان کے دودھ اور کھالوں سے فائدہ اٹھاتے ہو، نیز ان پر سواری کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں کھاتے بھی ہو۔

(6) اور ان میں تمھارے لیے رونق بھی ہے جب تم شام کو انھیں گھر لاتے ہو اور جب صبح کے وقت انھیں چرانے کے لیے لے جاتے ہو۔

فوائد: ❀ نبی ﷺ کو مشرکوں کی اذیتوں سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا خصوصی انتظام اور بندوبست ہے۔ ❀ سبحان اللہ، الحمد للہ کہنا اور نماز ادا کرنا، غموں اور پریشانیوں کا علاج ہے، نیز سختیوں، مصیبتوں اور تکلیفوں سے نکلنے کا راستہ ہے۔ ❀ مسلمان سے بطور فرض یہ مطالبہ ہے کہ وہ موت تک ہمیشہ باقاعدگی سے نماز کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے جب تک وہ بے ہوش نہیں ہو جاتا یا اس کی عقل کام نہیں چھوڑ جاتی۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے وحی کو روح کا نام دیا ہے کیونکہ اس سے انسانوں کو زندگی ملتی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جانوروں اور چوپایوں کا مالک بنایا اور انھیں ہمارے لیے مسخر کر دیا اور ان کو ماتحت رکھ کر ان سے فائدہ اٹھانا ہمارے لیے جائز و حلال قرار دیا۔ یہ اس برتر ذات کی ہم پر خاص رحمت ہے۔

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ
الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ٧ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ
وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ٨
وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ
1 ع 9 7 أَجْمَعِينَ ٩ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ
شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ١٠ يُنبِتُ لَكُم بِهِ
الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ
الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ١١ وَسَخَّرَ
لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ
مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ١٢
وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي
ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ١٣ وَهُوَ الَّذِي
سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا
مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ
فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ١٤

(7) اور یہ جانور جنھیں ہم نے تمھارے لیے پیدا کیا ہے، یہ سفروں میں تمھارے بھاری ساز وسامان ان شہروں تک اٹھا کر لے جاتے ہیں جہاں تم جانوں کی شدید مشقت کے بغیر پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ اے لوگو! بلاشبہ تمھارا رب نہایت مہربان، تم پر خوب رحم کرنے والا ہے کہ اس نے یہ جانور تمھارے تابع فرمان کر دیے ہیں۔

(8) اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تا کہ تم ان پر سواری کرو اور اپنے سامان لادو، نیز وہ تمھارے لیے باعثِ زینت بھی ہوں کہ لوگوں کے درمیان تم ان سے خوبصورتی حاصل کرو۔ اللہ تعالیٰ اور بھی ایسی بہت سی چیزیں پیدا کرے گا جن کے پیدا کرنے کا وہ ارادہ رکھتا ہے جن کا تمھیں علم نہیں ہے۔

(9) سیدھی راہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا تک پہنچاتی ہے، اس کا بیان اللہ کے ذمے ہے اور وہ راہ ہے اسلام۔ اور بعض راہیں ایسی ہیں جو حق سے ہٹی ہوئی شیطان کی راہیں ہیں۔ راہِ اسلام کے علاوہ ہر راہ ٹیڑھی ہے۔ اگر اللہ تم سب کو ایمان کی توفیق دینا چاہتا تو تم سب کو اس کی توفیق دے دیتا۔

(10) وہ پاک ذات ہے جس نے تمھارے لیے بادلوں سے پانی اتارا جس سے تم پیتے ہو اور تمھارے جانور بھی اس سے پیتے ہیں اور اسی سے نباتات اور درخت اگتے ہیں جن میں تم اپنے مویشی چراتے ہو۔

(11) اسی پانی سے اللہ تمھارے لیے کھیتیاں اگاتا ہے جن سے تم کھاتے ہو اور وہ اس پانی سے تمھارے لیے زیتون، کھجور، انگور اور ہر طرح کے پھل اگاتا ہے۔ بلاشبہ اس پانی میں اور اس سے پیدا ہونے والی چیزوں میں ان لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے یقینی دلائل ہیں جو اس کی تخلیق میں غور وفکر کرتے ہیں اور اس سے اللہ پاک کی عظمت پر دلیل لیتے ہیں۔

(12) اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے رات مسخر (مقرر وقت کی پابند) کر دی تا کہ تم اس میں سکون اور راحت حاصل کرو، تمھارے لیے دن مسخر کیا تا کہ تم اس میں زندگی بسر کرنے کا سامان کماؤ، سورج تمھارے لیے مسخر کیا اور اسے روشنی بنایا اور چاند مسخر کیا اور اسے نور بنا دیا۔ ستارے بھی اس کے تقدیری حکم سے تمھاری خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ تم خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں ان سے راہنمائی لیتے ہو اور ان کے ذریعے سے اوقات وغیرہ معلوم کرتے ہو۔ ان سب کی تسخیر میں یقیناً عقل سے کام لینے والی قوم کے لیے اللہ کی قدرت کے واضح دلائل موجود ہیں۔ وہی ان سے حکمت کی باتیں سمجھ سکتے ہیں۔

(13) اللہ تعالیٰ نے زمین میں مختلف رنگ روپ کی معدنیات، حیوانات، نباتات اور کھیتیاں پیدا کر کے انھیں تمھارے لیے مسخر کر دیا۔ بلاشبہ اس مذکورہ تخلیق اور تسخیر میں ان لوگوں کے لیے اللہ کی قدرت کی نمایاں دلیل اور راہنمائی موجود ہے جو اس سے عبرت پکڑتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی قادر اور انعام کرنے والا ہے۔

(14) اور وہی پاک ذات ہے جس نے تمھارے لیے سمندر کو مسخر کیا اور تمھارے لیے اس میں سوار ہونا اور اس میں سے چیزیں نکالنا ممکن بنایا تا کہ تم اس سے مچھلی کا شکار کر کے تر و تازہ اور نرم گوشت کھاؤ اور تم اس سے زینت کا سامان موتی وغیرہ نکالو جسے تم اور تمھاری عورتیں پہنیں۔ تم دیکھتے ہو کہ کشتیاں سمندر کی موجوں کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں اور تم اللہ کا فضل جو تجارت سے نفع کی صورت میں ملتا ہے، اسے حاصل کرنے کے لیے ان کشتیوں میں سوار ہوتے ہو۔ اس نے یہ سب کچھ اس لیے بھی بنایا ہے تا کہ تم ان انعامات کا شکر کرو جو اس نے تم پر کیے اور عبادت کے معاملے میں اسے یکتا قرار دو۔

فوائد: ❀ یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت ہی ہے کہ وہ ہر زمانے میں جیسی چاہتا ہے مخلوق پیدا کرتا ہے جسے تمام انسان نہیں جانتے۔

❀ اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو تین مقاصد کے لیے پیدا کیا: آسمان کی زینت کے لیے، خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راہنمائی لینے کے لیے، اوقات اور ماہ وسال معلوم کرنے کے لیے۔

❀ شکر و تعریف کے لائق وہی اللہ ہے جس نے ہم پر ایسی چیزوں کے ذریعے سے انعام کیا جن میں ہماری زندگی کی بہتری ہے اور جو بہترین گزران میں ہماری مدد کرتی ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ نے مچھلیوں کے گوشت حاصل کرنے، موتی اور مرجان نکالنے، سوار ہونے اور تجارت وغیرہ جیسے فوائد حاصل کرنے کے لیے سمندر کو مسخر کر کے ہم پر انعام فرمایا۔

وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا
لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥﴾ وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾ أَفَمَن
يَخْلُقُ كَمَن لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ
لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَ
مَا تُعْلِنُونَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ
شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ
أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ع 2 12 8
بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُم مُّنكِرَةٌ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّ
اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿٢٣﴾
وَإِذَا قِيلَ لَهُم مَّاذَا أَنزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ
الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ
وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا
يَزِرُونَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى ع 3 4 9
اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن
فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾

(15) اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیے جو تمھیں لے کر اسے
ڈگمگانے اور ایک طرف ڈھلکنے سے بچائے رکھتے ہیں اور اس میں
کئی دریا اور نہریں جاری کر دیں تاکہ تم ان سے پانی پیو، اپنے
جانوروں کو پلاؤ اور کھیتوں کو سیراب کرو اور اس میں کئی راہیں نکال
دیں جن پر تم چلو اور بھٹکے بغیر اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاؤ۔ (16) اس
نے زمین میں تمھارے لیے بہت سی واضح نشانیاں مقرر فرمائیں
جن سے تم دن کے سفر میں راہنمائی لیتے ہو اور اس نے تمھارے
لیے آسمان میں ستارے بنائے تاکہ رات کے وقت تم ان سے
راہنمائی لے سکو۔ (17) تو کیا وہ جو یہ اور دوسری چیزیں پیدا کرتا
ہے، اس جیسا ہے جو کچھ پیدا نہیں کرتا؟! کیا تم اللہ تعالیٰ کی عظمت
کا ذرا بھی لحاظ نہیں کرتے جو سب کچھ پیدا کرتا ہے، نیز یہ کہ تم
عبادت میں اسے یکتا جانو اور اس کے ساتھ انھیں شریک نہ ٹھہراؤ
جو کچھ پیدا نہیں کرتے؟ (18) اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جو بہت سی
نعمتوں سے تمھیں نوازا ہے، اگر تم انھیں شمار کرنے اور گننے کی
کوشش کرو تو ان کی کثرت اور انواع و اقسام کی بہتات کی وجہ
سے ایسا نہ کر سکو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا ہے کہ شکر سے
غافل رہنے کے باوجود اس نے تمھارا مؤاخذہ نہیں کیا۔ وہ بہت رحم
کرنے والا ہے کہ گناہوں اور شکر میں کوتاہی کے باوجود اس نے تم
سے اپنے انعامات بند نہیں کیے۔ (19) اور اے بندو! اللہ جانتا ہے
جو اعمال تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ ان میں سے کوئی
عمل اس پر مخفی نہیں اور وہ ضرور ان پر تمھیں جزا دے گا۔ (20) جن
کی مشرک اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں، وہ کوئی معمولی سی چیز بھی
پیدا نہیں کر سکتے بلکہ ان کے عبادت گزار خود انھیں بناتے ہیں تو وہ
اللہ کو چھوڑ کر ان بتوں کی عبادت کیسے کرتے ہیں جنھیں وہ اپنے
ہاتھوں سے تراشتے ہیں؟! (21) ان کے عبادت گزاروں کے انھیں
اپنے ہاتھوں سے تیار کرنے کے ساتھ ساتھ وہ ایسے جمادات ہیں
جن میں زندگی کے آثار ہیں نہ ان کے پاس علم ہے۔ وہ تو یہ بھی
نہیں جانتے کہ وہ قیامت کے دن اپنے عبادت گزاروں کے
ساتھ کب اٹھائے جائیں گے تاکہ ان کے ساتھ انھیں بھی جہنم
کی آگ میں ڈالا جائے۔ (22) تمھارا معبود برحق ایک ہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور وہ ہے اللہ اور جو لوگ جزا کے لیے دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دل خوف کے نہ ہونے
کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے منکر ہیں۔ وہ حساب کتاب اور سزا پر ایمان نہیں رکھتے۔ یہ لوگ متکبر ہیں جو حق قبول کرتے ہیں نہ اس کے تابع ہوتے ہیں۔ (23) یہ بات پکی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر
اس عمل کو جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں اور ہر اس عمل کو جانتا ہے جسے وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس سے کوئی عمل بھی پوشیدہ نہیں۔ وہ ضرور انھیں ان اعمال کا بدلہ دے گا۔ بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان لوگوں کو
پسند نہیں کرتا جو اس کی عبادت اور فرمانبرداری کرنے سے تکبر کرتے ہیں، بلکہ وہ ان سے شدید نفرت کرتا ہے۔ (24) جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے جو خالقِ کائنات کی وحدانیت کے منکر ہیں اور دوبارہ
زندہ ہونے کو جھٹلاتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) پر کیا نازل کیا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: اس نے اس پر کچھ بھی نازل نہیں کیا، بس اس نے خود ہی پہلے لوگوں کے جھوٹے قصے کہانیاں گھڑ لیے ہیں۔ (25)
تاکہ ان لوگوں کا انجام یہ ہو کہ وہ بغیر کسی کمی کے اپنے گناہ اٹھائیں اور ان لوگوں کے گناہ بھی اپنے سر لیں جنھیں انھوں نے جہالت اور تقلید کی بنا پر اسلام سے گمراہ کیا۔ کس قدر برا بوجھ ہے جو وہ اپنے اور
اپنے پیروکاروں کے گناہوں کا اپنے سر لیں گے۔ (26) ان سے پہلے کافروں نے بھی اپنے رسولوں سے مکر و فریب کیے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی عمارتیں جڑوں سے اکھیڑ دیں، چنانچہ ان کی چھتیں اوپر کی
جانب سے ان پر گر پڑیں اور ان پر عذاب وہاں سے آگیا جہاں سے انھیں وہم و گمان بھی نہ تھا۔ وہ یہ توقع رکھتے تھے کہ ان کی عمارتیں انھیں بچالیں گی مگر وہی ان کی ہلاکت کا باعث بنیں۔

فوائد: ❀ مذکورہ آیات میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر مختلف قسم کی نعمتوں کا اجمالی اور تفصیلی ذکر ایک عظیم چیز ہے جس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ بندوں کو اپنا شکر کرنے، اپنا ذکر کرنے اور اپنی ذات سے دعا کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ ❀ انسان کے مزاج میں ظلم، گناہوں میں دلیری اور اپنے رب کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی شامل ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بہت زیادہ ناقدری کرتا ہے۔ وہ ان پر شکر کرتا ہے نہ ان کا اعتراف کرتا ہے، سوائے اس کے جسے اللہ ہدایت دے۔ ❀ گمراہ کرنے والا گمراہی کے جرم میں گمراہ ہونے والے کے برابر ہے، اس لیے کہ اگر یہ اسے گمراہ نہ کرتا تو ممکن ہے کہ وہ خود غور و فکر کر کے یا کسی خیر خواہ سے سوال کر کے ہدایت پا جاتا۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا مجرموں کو اچانک پکڑ نا زیادہ سخت سزا ہے کیونکہ اس میں دہشت بہت زیادہ ہوتی ہے، اس سزا کے برعکس جو تدریجاً اور آہستہ آہستہ ہو۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ
الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ
اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ
اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ
هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا
مَا يَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ
يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ
اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ
مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾

ع 4 / 9 / 10

27 پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انھیں عذاب دے کر ذلیل و رسوا کرے گا اور ان سے کہے گا: میرے وہ شریک کہاں ہیں جنھیں تم عبادت میں میرے ساجھی بنایا کرتے تھے اور ان کی وجہ سے میرے نبیوں اور ایمان والوں سے دشمنی رکھتے تھے؟ ربانی علماء کہیں گے: بلاشبہ قیامت کے دن رسوائی اور عذاب کافروں پر پڑنے والا ہے۔ 28 وہ جن کی روحیں ملک الموت اور اس کے معاون فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر کے اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، پھر جب ان پر موت آتی ہے تو وہ جھک جاتے ہیں اور عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جس کفر اور نافرمانی میں وہ تھے، اس سے انکار کر دیتے ہیں، اس امید پر کہ یہ انکار ان کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ سو ان سے کہا جائے گا: تم جھوٹ بولتے ہو۔ تم کافر تھے۔ نافرمانیاں کرتے تھے۔ بلاشبہ دنیا میں تم نے جو عمل کیے، اللہ ان سے خوب آگاہ ہے۔ اس سے کوئی عمل پوشیدہ نہیں اور وہ تمھیں ضرور ان عملوں کی جزا دے گا۔ 29 اور ان سے کہا جائے گا: اپنے اپنے اعمال کے حساب سے دوزخ کے دروازوں سے داخل ہو جاؤ۔ تمھیں ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس اکیلے کی عبادت سے تکبر کرنے والوں کا نہایت برا ٹھکانا ہے۔ 30 جو لوگ اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرتے رہتے ہیں ان سے پوچھا جاتا ہے: تمھارے رب نے تمھارے نبی محمد (ﷺ) پر کیا نازل کیا؟ وہ جواب دیتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر عظیم بھلائی نازل کی ہے۔ جن لوگوں نے دنیا کی اس زندگی میں اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کی اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کیا، ان کے لیے اچھا بدلہ ہے جس میں اللہ کی مدد اور رزق کی فراوانی سرفہرست ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آخرت میں ان کے لیے جو ثواب تیار کر رکھا ہے، وہ دنیا میں انھیں جلد ملنے والے انعامات سے بہت بہتر ہے۔ کیا خوب ہے آخرت کا گھر ان کے لیے جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز آ کر اس سے ڈرنے والے ہیں۔ 31 رہنے کے لیے ہیشگی والے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ان کے لیے ان باغات میں کھانے پینے وغیرہ کی وہ چیزیں ہوں گی جو ان کا جی چاہے گا۔ جس طرح کا بدلہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی امت کے پرہیزگاروں کو دے گا، اسی طرح کا بدلہ وہ سابقہ امتوں کے پرہیزگاروں کو بھی عطا کرے گا۔ 32 وہ جن کی جانیں ملک الموت اور اس کے مددگار فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ ان کے دل کفر سے پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے انھیں یہ کہتے ہوئے مخاطب کرتے ہیں: تم پر سلامتی نازل ہو، تم ہر آفت سے محفوظ ہو گئے۔ تم دنیا میں جس صحیح عقیدے اور صالح اعمال پر کاربند تھے، ان کی بنا پر جنت میں داخل ہو جاؤ۔ 33 یہ جھٹلانے والے مشرک تو بس اس بات کے منتظر ہیں کہ ملک الموت اور اس کے معاون فرشتے ان کی روحیں قبض کرنے کے لیے آئیں اور ان کے چہروں اور پشتوں پر ماریں یا وہ دنیا میں ایسے عذاب کا انتظار کر رہے ہیں جو انھیں جڑ سے کاٹ دے۔ جو حرکتیں یہ مکہ کے مشرک کر رہے ہیں، اسی طرح کی حرکتیں ان سے پہلے مشرکوں نے کیں تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا۔ جب انھیں ہلاک کیا تو ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اللہ کے ساتھ کفر کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ 34 پھر ان پر ان کے اپنے اعمال کا وبال نازل ہوا جو وہ کیا کرتے تھے اور انھیں اسی عذاب نے گھیر لیا جس کی انھیں یاد دلائی جاتی تو اس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

فوائد: ❀ اہلِ علم کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ بلاشبہ وہی دنیا میں اور اس دن جب گواہ کھڑے ہوں گے، حق بولنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اور مخلوق کے نزدیک ان کی بات قابلِ اعتبار ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے ساتھ فرشتوں کے ادب کی ایک جھلک کہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف کی اور یہ نہیں کہا کہ تم جو عمل کرتے تھے، ہم اسے جانتے ہیں اور ایسا یہ بتانے کے لیے کیا کہ انھیں جو بھی علم حاصل ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے سکھانے ہی سے ہے۔ ❀ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہی ہے کہ وہ جنتیوں کو ہر وہ چیز عطا کرے گا جس کی وہ تمنا کریں گے حتی کہ وہ خود انھیں کئی نعمتوں کی یاددہانی کرائے گا جو ان کے خواب و خیال میں نہ ہوں گی۔ ❀ نیک اعمال ہی جنت میں داخل ہونے اور آگ سے نجات پانے کا ذریعہ اور بنیادی سبب ہیں اور اہلِ ایمان کو ان اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے خصوصی فضل سے ملتی ہے۔ اس میں ان کی قوت و طاقت کا کوئی عمل دخل نہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ
مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ
كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا
الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ
اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ
وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ
فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٧﴾ وَ
أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ
بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾
لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا
أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ
لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا (ع 5 6 11)
ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ (وقف لازم)
كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾

(35) جن لوگوں نے اپنی عبادت میں اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک ٹھہرایا، انھوں نے کہا: اگر اللہ چاہتا کہ ہم اس اکیلے کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ شرک نہ کریں تو ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے، نہ ہم اور نہ ہم سے پہلے ہمارے آباء و اجداد۔ اگر اللہ چاہتا کہ ہم کسی چیز کو حرام قرار نہ دیں، تو ہم اسے حرام قرار نہ دیتے۔ اس طرح کے باطل دلائل پہلے کافروں نے بھی پیش کیے، چنانچہ رسولوں پر تو کھلم کھلا پہنچانے کی ذمہ داری ہے جس کے پہنچانے کا انھیں حکم دیا گیا اور وہ یقیناً انھوں نے پہنچا دیا۔ کافروں کے لیے تقدیر کو بہانہ بنانے کا کوئی جواز نہیں جب اللہ تعالیٰ نے انھیں ارادے اور اختیار کی آزادی دے دی اور ان کی جانب اپنے رسول بھی مبعوث فرما دیے۔

(36) یقیناً ہم نے ہر پچھلی امت میں ایک رسول بھیجا جو اپنی امت کو حکم دیتا کہ وہ اکیلے اللہ کی عبادت کریں اور اس کے علاوہ بتوں اور شیاطین وغیرہ کی عبادت چھوڑ دیں تو ان میں سے بعض کو اللہ نے توفیق دی اور وہ اس پر ایمان لے آئے اور رسول کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کی اور بعض نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس نے بھی انھیں توفیق نہ دی اور ان پر گمراہی ثابت ہوگئی۔ سو تم خود زمین میں چل پھر کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں پر جب عذاب اور ہلاکت کا وقت آیا تو ان کا انجام کیا ہوا۔

(37) اے رسول! اگر آپ ان کو دعوت دینے میں پوری قوت صرف کریں، ان کی ہدایت کے خواہش مند ہوں اور اس کے لیے اسباب و وسائل بھی اختیار کریں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جنھیں وہ گمراہ کردے اور اللہ کے سوا ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہوگا جو ان سے عذاب ٹال سکے۔

(38) قیامت کے دن اٹھائے جانے کو جھٹلانے والے بڑی بڑھا چڑھا کر سخت قسمیں کھاتے ہیں کہ مردوں کو اللہ زندہ نہیں کرے گا۔ یہ بات وہ بغیر کسی دلیل کے کہتے ہیں۔ کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ ہر مرنے والے کو ضرور زندہ کرے گا۔ یہ تو اس کے ذمے سچا لازمی وعدہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ بلاشبہ اللہ مردوں کو زندہ کرے گا، اس لیے وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے ہیں۔

(39) اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت کے دن اٹھائے گا تاکہ ان اختلافات کی حقیقت ان پر واضح کرے جو وہ توحید، دوبارہ اٹھائے جانے اور نبوت کے بارے میں کرتے رہے اور تاکہ کافروں کو علم ہو جائے کہ اللہ کے ساتھ غیروں کو شریک کرنے کے دعوے اور دوبارہ جی اٹھنے کے انکار میں وہ جھوٹے تھے۔ (40) بلاشبہ جب ہم مردوں کو زندہ کر کے اٹھانا چاہیں گے تو ہمیں کوئی اس سے روکنے والا نہ ہوگا۔ ہم جب کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ''ہو جا'' پھر وہ ہر صورت میں ہو جاتا ہے۔ (41) وہ لوگ جنھوں نے کافروں سے پہنچنے والی تکلیفوں اور تنگیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے گھر بار، اہل وعیال اور مال ومنال چھوڑ کر کافروں کے ملک سے مسلمان ملک کی طرف ہجرت کی، یقیناً ہم انھیں دنیا میں ضرور ایسے گھروں میں آباد کریں گے جہاں وہ باعزت زندگی گزاریں گے اور آخرت کا ثواب اس سے بہت عظیم ہے کیونکہ اس میں جنت بھی ہے۔ اگر ہجرت سے پیچھے رہنے والے، مہاجروں کو ملنے والا ثواب جان لیتے تو اس سے کبھی پیچھے نہ رہتے۔

(42) اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے ہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنی قوموں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں پر اور اپنے اہل وعیال اور وطن کی جدائی پر صبر کیا اور اللہ کی اطاعت پر صبر سے ڈٹے رہے اور انھوں نے اپنے تمام معاملات میں اپنے اکیلے رب پر بھروسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ عظیم بدلہ عطا کیا۔

فوائد: ❀ عقل مند اور دانا وہ ہے جو اس تباہی، خرابی، عذاب اور ہلاکت سے عبرت پکڑے جو جھٹلانے والے گمراہ لوگوں کا مقدر بنی کہ کیسے وہ اس کا شکار ہوئے۔ ❀ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے اور قیامت کی حکمت یہ ہے کہ لوگ دوبارہ اٹھائے جانے کے بارے میں یا دیگر جن معاملات میں اختلافات کا شکار رہے، ان میں حق کو ظاہر کیا جائے۔

❀ **صبر اور توکل کی فضیلت:** صبر کی فضیلت اس لیے ہے کہ اس میں نفس پر جبر ہوتا ہے اور توکل کی اس لیے کہ اس میں اللہ پر اعتماد اور اس سے وابستگی ہوتی ہے۔ ❀ جن مہاجرین نے اپنے گھر بار اور مال چھوڑے، تکلیفوں پر صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسا کیا، ان کی جزا نہایت افضل ٹھکانا، نہایت اچھی منزل، خوش کن اور پسندیدہ زندگی، وافر پاکیزہ رزق، دشمنوں پر غلبہ اور شہروں اور افراد پر حکمرانی ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوٓا۟ أَهْلَ
ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾ بِٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلزُّبُرِ ۗ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ
ٱلذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾
أَفَأَمِنَ ٱلَّذِينَ مَكَرُوا۟ ٱلسَّيِّـَٔاتِ أَن يَخْسِفَ ٱللَّهُ بِهِمُ ٱلْأَرْضَ
أَوْ يَأْتِيَهُمُ ٱلْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ
فِى تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ
رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ إِلَىٰ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ مِن شَىْءٍ
يَتَفَيَّؤُا۟ ظِلَٰلُهُۥ عَنِ ٱلْيَمِينِ وَٱلشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ
دَٰخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ مِن
دَآبَّةٍ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ
وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۩ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ ٱللَّهُ لَا تَتَّخِذُوٓا۟ إِلَٰهَيْنِ ٱثْنَيْنِ
إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَإِيَّٰىَ فَٱرْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَ
ٱلْأَرْضِ وَلَهُ ٱلدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُم
مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ ٱللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ ٱلضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُونَ ﴿٥٣﴾
ثُمَّ إِذَا كَشَفَ ٱلضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾

النصف · السجدة 3 · ع 6 10 12

(43) اے رسول! ہم آپ سے پہلے بھی مرد انسان ہی بھیجتے رہے ہیں جن کی طرف ہم وحی اتارا کرتے تھے اور ہم نے فرشتے رسول بنا کر نہیں بھیجے اور یہ ہمارا عام اصول ہے۔ (کفار سے کہیں:) اگر تمھیں اس بات کا علم نہیں اور تم اس کا انکار کرتے ہو کہ رسول بشر ہی ہوتے ہیں تو سابقہ اہلِ کتاب سے پوچھ لو۔ وہ تمھیں بتائیں گے کہ رسول بشر (انسان) ہی ہوتے تھے، فرشتے نہیں ہوتے تھے۔

(44) ہم نے انسانوں میں سے یہ رسول بڑے واضح دلائل اور نازل شدہ کتابوں کے ساتھ بھیجے۔ اور اے رسول! ہم نے آپ کی طرف بھی قرآن اتارا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے ان باتوں کی وضاحت کریں جن کی وضاحت کی انھیں ضرورت ہے اور تاکہ وہ اپنی عقل سے کام لے کر غور وفکر کریں اور جن نصیحتوں پر یہ مشتمل ہے، ان سے عبرت پکڑیں۔

(45) جن لوگوں نے اللہ کی راہ سے روکنے کے لیے سازشیں اور فریب کاریاں کیں، کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسا دے جس طرح اس نے قارون کو زمین میں دھنسایا یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آجائے جہاں سے انھیں اس کے آنے کی اُمید ہی نہ ہو۔

(46) یا انھیں اس حال میں عذاب سے پکڑ لے کہ وہ اپنے سفر میں چل پھر رہے ہوں یا کاروبار اور تجارت کر رہے ہوں تو وہ نہ بھاگ سکیں اور نہ عذاب کو روک سکیں۔

(47) یا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ خوف کی حالت میں ان پر اللہ کا عذاب آجائے۔ اللہ تعالیٰ ہر حال میں انھیں عذاب دینے پر قادر ہے۔ بلاشبہ تمھارا رب نہایت شفقت والا اور انتہائی رحم کرنے والا ہے جو اس لیے جلد سزا نہیں دیتا کہ شاید اس کے بندے اس کے حضور توبہ کر لیں۔

(48) کیا یہ جھٹلانے والے اللہ کی مخلوقات میں غور وفکر نہیں کرتے کہ دن کے وقت سورج اور رات کے وقت چاند کی حرکت سے ان کے سائے دائیں بائیں ڈھلتے ہیں۔ ایسا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز وانکسار کا اظہار کرنے اور اسے حقیقی طور پر سجدہ کرنے کے لیے کرتے ہیں جبکہ وہ ذلیل ہوتے ہیں۔

(49) اور آسمانوں اور زمین کے تمام جاندار اکیلے اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور اسی اکیلے ہی کو تمام فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور وہ اللہ کی عبادت اور اطاعت سے ذرہ بھر تکبر نہیں کرتے۔ (50) اور وہ اس قدر عبادت اور دائمی اطاعت کے باوجود اپنے رب سے ڈرتے ہیں جو اپنی ذات، غلبے اور اقتدار میں ان کے اوپر ہے اور اطاعت کے جن کاموں کا ان کا رب انھیں حکم دیتا ہے، وہ انھیں بجا لاتے ہیں۔ (51) اللہ پاک نے اپنے تمام بندوں سے کہا ہے: دو معبود نہ بناؤ۔ معبود برحق وہ ایک ہی ہے جس کا کوئی ثانی اور شریک نہیں، لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو اور میرے سوا کسی سے نہ ڈرو۔ (52) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اس کی تخلیق، تدبیر اور بادشاہی صرف اس اکیلے رب کی ہے اور اطاعت، عجز وانکسار اور اخلاص کا حق دار بھی صرف وہی ہے۔ کیا پھر بھی تم غیر اللہ سے ڈرتے ہو؟! نہیں، بلکہ اسی اکیلے سے ڈرو۔ (53) اے لوگو! تمھارے پاس دینی یا دنیاوی جتنی بھی نعمتیں ہیں، وہ سب اللہ سبحانہ کی عطا کی ہوئی ہیں، کسی دوسرے کی طرف سے نہیں ہیں، پھر تم پر جب کوئی آزمائش آتی ہے، یا تمھیں بیماری یا فقر لاحق ہوتا ہے تو اسی اکیلے کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے دعا کرتے ہو کہ وہ تم سے یہ مصیبت دور کرے، چنانچہ جو نعمتیں عطا کرنے والا اور مصیبتیں دور کرنے والا ہے، عبادت کا حق دار بھی وہ اکیلا ہی ہے۔ (54) پھر جب وہ تمھاری دعا قبول کر کے تمھاری تکلیف دور کر دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتا ہے اس طرح کہ وہ اس کے ساتھ غیروں کی عبادت شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے بڑی کمینگی اور کیا ہے؟!

فوائد: ❀ مجرم کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے شرم وحیا کرے، کہ اس پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کا نزول ہو رہا ہے اور اس کی طرف سے ہر وقت نافرمانیاں ہی اللہ کی طرف پہنچ رہی ہیں۔ ❀ کافروں، جھٹلانے والوں اور مختلف گناہوں میں ملوث افراد کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک انھیں پکڑ لے اور انھیں شعور ہی نہ ہو۔ ❀ تمام نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ وہ مادی نعمتیں ہوں، جیسے: رزق، سلامتی اور صحت یا معنوی نعمتیں، جیسے: امن وامان، جاہ وعزت اور عہدہ ومنصب وغیرہ۔ ❀ انسان مشکل گھڑیوں میں مصائب سے چھٹکارے کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پاتا تو اسی سے گڑگڑا کر دعائیں کرتا ہے کیونکہ وہ یقینی طور پر یہ علم رکھتا ہے کہ اس کے سوا اسے دُکھ اور مصیبت سے نکالنے والا کوئی نہیں۔

لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ
لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ
تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُمْ مَا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾
وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾
يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ
يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
7 ع 10 13 بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾
وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ
يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ
سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ
أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنَىٰ لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ
أَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ ﴿٦٢﴾ تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ
فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي
اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٦٤﴾

(55) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک انھیں اللہ کی نعمتوں کی ناقدری پر ابھارتا ہے۔ ان نعمتوں میں سے ایک تکلیف کو دور کرنا ہے، اس لیے ان سے کہا گیا: جن نعمتوں میں تم ہو، ان سے فائدہ اٹھاتے رہو حتی کہ تم پر جلد یا بدیر اللہ کا عذاب آجائے۔ (56) مشرک اپنے بتوں کے لیے، جو جامد ہونے کی وجہ سے نہ کچھ جانتے ہیں اور نہ نفع ونقصان دے سکتے ہیں، اپنے ان مالوں میں سے ایک حصہ مقرر کرتے ہیں جو ہم نے انھیں دیے ہیں۔ وہ اس کے ذریعے سے ان کا قرب تلاش کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اے مشرکو! تم سے قیامت کے دن اس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم ان بتوں کو معبود سمجھتے ہو اور اپنے مالوں کا ایک حصہ ان کے نام کرتے ہو۔ (57) مشرک اللہ کی طرف بیٹیاں منسوب کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ بیٹیاں فرشتے ہیں۔ اس طرح وہ اولاد کے رشتے کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور ایک ایسی چیز اس کے لیے اختیار کرتے ہیں جو وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بری اور پاک ہے جو وہ اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مشرک اپنے لیے وہ اولاد منتخب کرتے ہیں جس کی طرف ان کا ذاتی میلان ہوتا ہے، یعنی مذکر اولاد۔ پھر اس سے بڑا جرم کیا ہے؟! (58) جب ان مشرکوں میں سے کسی کو بیٹی کی پیدائش کی خبر دی جاتی ہے تو اس خبر کی ناپسندیدگی کی وجہ سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور اس کا دل غم اور پریشانی سے بھر جاتا ہے اس کے باوجود وہ اللہ کی طرف وہ چیز منسوب کرتا ہے جو وہ اپنے لیے پسند نہیں کرتا! (59) بیٹی کی پیدائش کی خبر اسے اتنی بری لگتی ہے کہ وہ لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے۔ دل ہی دل میں سوچتا ہے کہ وہ اس ذلت و رسوائی کو برداشت کرتے ہوئے بیٹی کو باقی رکھے یا اسے زندہ درگور کر کے مٹی میں چھپا دے؟ آہ! یہ مشرک کیسے برے فیصلے کرتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف ان چیزوں کو منسوب کر دیتے ہیں جو وہ اپنے لیے بھی پسند نہیں کرتے۔ (60) ان کافروں کی جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے، نہایت بری صفات ہیں، یعنی (نرینہ) اولاد کی حاجت، جہالت اور کفر، جبکہ اللہ تعالیٰ کی تو بہت ہی قابلِ تعریف اور بلند وبالا صفات ہیں جیسے کمال، جلال، بے نیازی اور علم۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی سلطنت میں اس طرح غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق، تدبیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا بھی ہے۔ (61) اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ظلم اور کفر کے سبب انھیں پکڑتا تو کسی انسان یا حیوان کو روئے زمین پر چلتا پھرتا نہ چھوڑتا، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک وقت مقرر تک، جو اس کے علم میں ہے، انھیں ڈھیل دیتا ہے اور جب ان کا وہ مقرر وقت، جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، آجاتا ہے تو وہ ایک لمحے کے لیے پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ (62) اور وہ جن بیٹیوں کی نسبت اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں، وہ اللہ پاک کے لیے ثابت کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں کہ اگر وہ ان (مسلمانوں) کے بقول دوبارہ اٹھائے بھی گئے تو اللہ کے ہاں ان کا انجام نہایت اچھا ہوگا۔ نہیں نہیں ان کے لیے یقیناً آگ ہے جس میں انھیں پڑے رہنے دیا جائے گا۔ وہ کبھی اس سے نہیں نکلیں گے۔ (63) اللہ کی قسم، اے رسول! ہم نے آپ سے پہلے امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے ان کے لیے ان کے برے اعمال شرک وکفر اور نافرمانی کو پُرکشش بنا دیا اور وہ ان کے دعوے کے مطابق قیامت کے دن ان کا مددگار رہو گا۔ انھیں چاہیے کہ وہ اس سے مدد مانگیں۔ ان کے لیے قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا۔ (64) اے رسول! ہم نے یہ قرآن آپ پر صرف اس مقصد کے لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ تمام لوگوں کے لیے ان اختلافات کی وضاحت کر دیں جو انھوں نے اللہ کی توحید، دوبارہ اٹھائے جانے اور شرعی احکام میں کیے ہیں اور تاکہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسولوں پر اور جو کچھ قرآن میں ہے، اس پر ایمان لانے والوں کے لیے رہنمائی اور رحمت ہو۔ اور یہی لوگ حق سے نفع اٹھاتے ہیں۔

فوائد: ❀ مشرکوں کی جہالتوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیوں کی نسبت کرتے ہیں جبکہ وہ خود اپنے لیے بیٹے پسند کرتے ہیں، بیٹیوں سے انھیں شدید نفرت ہے۔ بیٹی کی خبر سن کر ان کے رنگ فق ہو جاتے ہیں اور وہ غم و پریشانی سے نڈھال ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو بیٹی کے سبب جس ذلت و رسوائی، ننگ و عار اور شدید رنج کا سامنا ہوتا ہے، اس وجہ سے وہ لوگوں کا سامنا کرنے سے چھپتا پھرتا اور ان سے دور بھاگتا ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ کافروں کو ڈھیل دیتا ہے اور جلد سزا نہیں دیتا تاکہ انھیں ایمان اور توبہ کی فرصت دے۔
❀ نبیٔ اکرم ﷺ کی سب سے بڑی ذمہ داری قرآن کے احکام کی وضاحت کرنا ہے اور مختلف مذاہب والوں اور خواہش پرستوں نے دین اور شریعت کے بارے میں جو اختلافات کیے ہیں، انھیں بیان کرنا اور ان کو بیان کر کے ان پر حجت قائم کرنا ہے۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ
8 ع 14 ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ
مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا
حَسَنًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى
النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾
ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْ
بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۟ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ
يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ
9 ع 15 قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ
فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ
اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿٧١﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ
الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾

(65) اور اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف سے بارش برسا کر اس کے ساتھ زمین کو زندہ کرتا ہے، اس طرح کہ اس کے بنجر اور خشک ہونے کے بعد اس سے نباتات اگاتا ہے۔ بلاشبہ آسمان کی طرف سے پانی نازل کرنے اور اس کے ساتھ زمین سے نباتات نکالنے میں اللہ کی قدرت کے واضح دلائل ہیں، ان لوگوں کے لیے جو اللہ کا کلام سنتے اور اس میں غور وفکر کرتے ہیں۔ (66) اے لوگو! بلاشبہ تمھارے لیے ان اونٹوں، گایوں اور بکریوں میں یقینی طور پر عبرت ہے جس سے تم نصیحت پکڑو۔ یہ اس طرح کہ ہم ان کے تھنوں سے تمھیں دودھ پلاتے ہیں جو ان کے پیٹ میں موجود گوبر اور خون کے درمیان سے نکلتا ہے مگر اس کے باوجود وہ پینے والوں کے لیے خالص، صاف ستھرا، لذیذ اور پاک ہوتا ہے۔ (67) تمھارے لیے اس رزق میں بھی عبرت کا سامان ہے جو ہم تمھیں کھجور اور انگور کے پھلوں کی صورت میں دیتے ہیں، پھر تم اس سے عقل کو مارنے والی شراب بنا لیتے ہو جو کسی صورت ٹھیک نہیں اور تم اس سے عمدہ روزی بھی حاصل کرتے ہو جس سے تم فائدہ اٹھاتے ہو جیسے چھوارے، منقّی، سرکہ اور شیرہ۔ بلاشبہ ان مذکورہ تمام چیزوں میں عقل والوں کے لیے اللہ کی قدرت اور بندوں پر اس کے احسانات کے دلائل ہیں، اور وہی لوگ عبرت و نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ (68) اے رسول! آپ کے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا اور اس کی راہنمائی کی کہ وہ تمھارے لیے پہاڑوں میں، درختوں میں اور لوگوں کے بنائے ہوئے چھپروں میں گھر بنائے۔ (69) پھر وہ اپنی چاہت اور مرضی سے ہر طرح کے پھل کھائے اور اپنے رب کی الہام کی ہوئی آسان راہوں پر چلتی پھرتی رہے۔ ان شہد کی مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگوں کا شہد نکلتا ہے جن میں سفید اور زرد رنگ وغیرہ شامل ہیں۔ اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔ وہ اس کے ساتھ بیماریوں کا علاج کرتے ہیں۔ بلاشبہ شہد کی مکھی کو یہ سب الہام کرنے اور اس کے پیٹ سے نکلنے والے شہد میں غور وفکر کرنے والی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے اپنی مخلوق کے معاملات کی تدبیر کرنے کے یقینی دلائل ہیں اور غور وفکر کرنے والے لوگ ہی اس سے عبرت پکڑتے ہیں۔ (70) اللہ ہی نے تمھیں بغیر کسی پچھلے نمونے کے پیدا کیا، پھر تمھاری عمریں ختم ہونے پر وہ تمھیں موت دیتا ہے۔ تم میں سے کچھ وہ ہیں جو عمر کے نہایت بدترین مرحلے، یعنی انتہائی بڑھاپے تک زندہ رہتے ہیں۔ وہ جو کچھ جانتے ہوتے ہیں، انھیں بھولتا جاتا ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا ہے جس سے بندوں کا کوئی عمل چھپا نہیں۔ وہ پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کرسکتی۔ (71) اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو رزق عطا کیا ہے، اس میں تمھیں ایک دوسرے پر برتری دی ہے، چنانچہ تم میں سے کسی کو مالدار بنا دیا اور کسی کو فقیر، کسی کو سردار بنا دیا تو کسی کو ماتحت، پھر جنھیں اللہ تعالیٰ نے رزق میں برتری دی ہے، وہ اللہ کا دیا ہوا مال اپنے غلاموں کو اس قدر نہیں دیتے کہ وہ ملکیت میں ان کے برابر کے شریک بن جائیں، پھر یہ اللہ کے بندوں کو اس کا شریک بنانے پر کیسے راضی ہو جاتے ہیں، حالانکہ اپنے غلاموں کو اپنا شریک اور ہمنوا بنانا انھیں گوارا نہیں کہ اس طرح وہ ان کے برابر ہو جائیں؟ یہ کیسا ظلم ہے اور اللہ کی نعمتوں کا اس سے بڑا انکار کیا ہے؟! (72) اے لوگو! اللہ نے تمھاری جنس سے تمھاری بیویاں پیدا کیں جن سے تم مانوس ہوتے اور سکون محسوس کرتے ہو اور تمھارے لیے تمھاری بیویوں سے اولاد اور اولاد کی اولاد پیدا کی اور تمھیں کھانے کی عمدہ چیزیں، جیسے گوشت، دانے اور پھل میوے عطا کیے۔ کیا پھر بھی لوگ باطل بتوں اور مورتیوں پر ایمان لائیں گے اور اللہ کی بہت زیادہ نعمتوں کی جنھیں وہ شمار بھی نہیں کرسکتے، ناشکری کریں گے۔ اللہ کا شکر ادا نہیں کریں گے کہ وہ اس اکیلے پر ایمان لائیں؟!

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے کھجور اور انگور کے پھل اپنے بندوں کے لیے کئی اعتبار سے نہایت نفع بخش بنائے ہیں اور ان میں کئی طرح کے عمدہ رزق کی خوبیاں پائی جاتی ہیں جنھیں بندے کچا اور پکا کھا لیتے ہیں۔ وہ حضر (قیام) میں استعمال ہوتے اور ذخیرہ بھی ہو جاتے ہیں۔ انھیں بطور کھانا بھی استعمال کیا جاتا ہے اور بطور مشروب بھی۔ ❀ چھوٹی سی شہد کی مکھی کی تخلیق اور علاقے اور ماحول کے حساب سے اس کے پیٹ سے نکلنے والے مختلف رنگوں کے لذیذ شہد میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کمال مہربان اور بے انتہا لطف وکرم کرنے والا ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ اس کے سوا کسی کو یکتا نہ مانا جائے، نہ کسی اور سے دعا کی جائے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کے عظیم احسانات میں سے ہے کہ اس نے اپنے بندوں کے لیے ان کی بیویاں بنائیں تاکہ وہ ان سے سکون حاصل کریں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی کرنے کے لیے ان کی بیویوں سے ان کے بچے پیدا کیے جو ان کی خدمت کرتے اور ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں اور وہ کئی اعتبار سے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾ فَلَا تَضْرِبُوا
لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ
اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ
مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ
يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَضَرَبَ
اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ
كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي
هُوَ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٦﴾ ع 10 ع 6 16
وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا
كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٧﴾
وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَ
جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾
أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ
إِلَّا اللَّهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٧٩﴾

(73) یہ مشرک اللہ کے سوا کئی بتوں کی عبادت کرتے ہیں جو انھیں کسی طرح رزق نہیں دے سکتے، نہ آسمانوں سے نہ زمین سے اور ان میں سے کوئی اس رزق کا مالک بننے کا اہل ہی نہیں کیونکہ وہ جمادات ہیں جن میں نہ تو زندگی ہے اور نہ وہ علم رکھتے ہیں۔ (74) اے لوگو! ان بتوں کو، جو نفع و نقصان کے مالک نہیں، اللہ کے مشابہ قرار نہ دو کیونکہ اللہ کی کوئی شبیہ نہیں کہ تم اسے اس کی عبادت میں شریک کرلو۔ بلا شبہ اللہ جانتا ہے کہ اس کے لیے جلال و کمال کی کون سی صفات ہیں، جبکہ تم یہ نہیں جانتے، اس لیے اس کے ساتھ شرک کرنے لگ جاتے ہو اور اپنے بتوں کے بارے میں اس کی برابری کا دعویٰ کرتے ہو۔ (75) اللہ پاک نے مشرکوں کے رد کے لیے ایک مثال بیان کی ہے: ایک غلام ہے جو دوسرے کی ملکیت ہے، اسے کسی چیز کا اختیار نہیں اور اس کے پاس خرچ کرنے کے لیے بھی کچھ نہیں اور دوسرا آزاد شخص ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے حلال رزق وافر عطا کر رکھا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے اس میں تصرف کرتا ہے۔ وہ اس میں سے جو چاہتا ہے، چپکے سے بھی خرچ کرتا ہے اور علانیہ بھی۔ یہ دونوں آدمی برابر نہیں ہو سکتے، پھر تم اللہ تعالیٰ جو کائنات کا مالک اور اپنی مرضی سے اپنی ملکیت میں تصرف کرنے والا ہے، اس کے درمیان اور اپنے بے بس بتوں کے درمیان کیسے برابری کرتے ہو؟! ہر قسم کی ثناء و تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تعریف کے لائق ہے لیکن اکثر مشرک یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ الوہیت میں یکتا ہے اور اکیلا ہی عبادت کا حقدار ہے۔ (76) اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے رد میں ایک اور مثال بیان کی۔ وہ مثال دو آدمیوں کی ہے: ایک ان میں سے گونگا ہے جو اپنے گونگے پن اور بہرے پن کی وجہ سے کچھ سنتا ہے نہ بولتا ہے اور نہ سمجھتا ہے۔ وہ خود کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ دوسروں کو۔ وہ اپنی کفالت کرنے والے اور اپنے ذمہ دار پر انتہائی بوجھ ہے۔ وہ اسے جہاں بھی بھیجتا ہے، تو وہ کوئی خیر نہیں لاتا اور نہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔ کیا اس شخص کا حال اس شخص جیسا ہے جس کے کان، زبان سب اعضاء ٹھیک ہوں۔ اس کا فیض ہر طرف عام ہو۔ وہ لوگوں کو عدل کا حکم دیتا ہو اور خود بھی سیدھا ہو اور جس راستے پر وہ گامزن ہو، وہ بھی بالکل واضح ہو اور اس میں کوئی کجی اور ٹیڑھ نہ ہو؟! اے مشرکو! تم صفاتِ جلال و کمال والے اللہ کو اپنے ان بتوں کے برابر کیسے کر دیتے ہو جو سنتے ہیں نہ بولتے ہیں اور وہ نفع دے سکتے ہیں نہ تکلیف دور کر سکتے ہیں؟! (77) آسمانوں کی غیب کی چیزوں کا علم اکیلے اللہ کے پاس ہے اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم بھی صرف اسے ہے۔ یہ علم اسی کے ساتھ خاص ہے، مخلوق میں سے اسے کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کا علم ان غیبی امور میں سے ہے جو اللہ کے ساتھ خاص ہیں۔ جب اللہ اسے لانا چاہے گا تو وہ اتنی جلد آئے گی جیسے ہم آنکھ کی پلکیں بند کرتے اور کھولتے ہیں بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی اور جب وہ کسی کام کا ارادہ کرے تو اس سے کہتا ہے: ''ہو جا'' تو وہ ہو جاتا ہے۔ (78) اے لوگو! اللہ نے تمھیں تمھاری ماؤں کے پیٹوں سے حمل کی مدت پوری ہو جانے کے بعد نکالا جبکہ تم بچے تھے اور تمھیں کچھ سمجھ اور شعور نہیں تھا۔ اس نے تمھارے سننے کے لیے کان بنائے، تمھارے دیکھنے کے لیے آنکھیں بنائیں اور سوجھ بوجھ کے لیے دل بنائے تاکہ تم اس کی دی ہوئی نعمتوں پر اس کے شکر گزار بنو۔ (79) کیا مشرکوں نے ان پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہیں اور ہوا میں اڑنا ان کے لیے آسان کر دیا گیا ہے اس صلاحیت کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ نے انھیں پروں اور ہوا کی نرمی کی صورت میں دی ہے۔ اللہ نے انھیں اپنے پروں کو بند کرنا اور کھولنا سکھایا ہے۔ انھیں فضا میں گرنے سے بچا کر تھام رکھنے والا صرف اللہ قادرِ مطلق ہے۔ انھیں مسخر کرنے اور گرنے سے روک کر رکھنے میں ایمان رکھنے والی قوم کے لیے یقیناً بہت بڑے دلائل ہیں کیونکہ ان نشانیوں اور نصیحتوں سے ایمان والے ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال حکمت سے بندوں کے درمیان روزی تقسیم کی ہے کہ کسی کو مالدار، کسی کو فقیر اور کسی کو متوسط طبقے میں رکھا ہے تاکہ یہ کائنات ایک دوسرے سے مل جل کر مکمل ہو اور لوگوں کی معیشت چلتی رہے اور وہ ایک دوسرے کی خدمت کرتے رہیں۔ ❀ آیات میں وارد دونوں مثالوں سے مشرکوں کی گمراہی اور بتوں کی عبادت کا باطل ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ معبود برحق ہی کی شان کے لائق ہے کہ وہ اشیاء کا مالک اور ان میں تصرف کرنے پر قادر ہو اور اپنی عبادت کرنے والوں کا بھلا کرے اور بھلائی اور عدل کا حکم دے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کی قدرت کے مظاہر میں سے ہے کہ اس نے لوگوں کو ان کی ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کیا تو اس وقت انھیں کوئی علم نہ تھا، پھر انھیں معرفت و علم کے ذرائع عطا کیے اور وہ ہیں کان، آنکھیں اور دل، چنانچہ وہ انھی کے ساتھ جانتے بوجھتے ہیں۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ
الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ
وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا
اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ
وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ
لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ
11 ع 17 الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا
يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ
شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا
الثلاثة اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ
يَوْمَئِذِ اِلسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾

(80) جو گھر تم پتھروں وغیرہ سے بناتے ہو، اللہ پاک نے ان میں تمھارے لیے سکونت اور راحت رکھ دی ہے۔ اسی نے تمھارے لیے اونٹ، گائے اور بکری کی کھالوں کے خیمے اور سائبان بنائے جو تمھارے لیے صحرا میں ایسی اقامت گاہ ہوتے ہیں جیسے حالتِ قیام میں گھر، جنھیں دورانِ سفر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور پڑاؤ کے وقت انھیں نصب کرنا تمھارے لیے آسان ہے۔ اس نے تمھارے لیے بکریوں کے بالوں، اونٹوں کی اون اور بھیڑوں کی پشم سے تمھارے گھروں کا سامان، کپڑے اور چادریں وغیرہ بنائیں جن سے مقرر وقت تک تم فائدہ اٹھاتے ہو۔

(81) اللہ نے تمھارے لیے درخت اور عمارتیں بنائیں جن سے تم گرمی سے سایہ حاصل کرتے ہو اور اس نے تمھارے لیے پہاڑوں میں سرنگیں اور چھوٹے بڑے غار بنائے جن میں تم سردی، گرمی اور دشمن سے بچتے اور چھپتے ہو۔ اس نے تمھارے لیے روئی وغیرہ کی قمیصیں اور کپڑے بنائے جو تمھیں گرمی اور سردی سے بچاتے ہیں۔ اسی نے تمھارے لیے زرہیں بنائیں جو لڑائی اور جنگ میں تمھیں ایک دوسرے کے وار سے محفوظ رکھتی ہیں کہ اسلحہ تمھارے جسم نہیں چھیدتا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمھیں گزشتہ نعمتیں دے کر تم پر احسان کیا ہے، اسی طرح وہ پوری پوری نعمتیں تمھیں عطا کرے گا تاکہ تم اکیلے اللہ کے سامنے جھکنے والے بنو اور اس کے ساتھ کسی اور چیز کو شریک نہ کرو۔

(82) اے رسول! اگر وہ آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لانے اور اس کی تصدیق کرنے سے منہ موڑیں تو آپ کے ذمے بس یہ ہے کہ جس کی تبلیغ کا آپ کو حکم ہے، وہ کھلم کھلا پہنچا دیں اور انھیں ہدایت پر آمادہ کرنا آپ کے ذمے نہیں ہے۔

(83) مشرک، اللہ کی ان نعمتوں کو اچھی طرح جانتے ہیں جو اس نے انھیں دی ہیں اور ان میں سے ایک نعمت رسول (اکرم ﷺ) کا ان کی طرف بھیجا جانا ہے، پھر وہ ناشکری کرکے اور اس کے رسول (ﷺ) کو جھٹلا کر اس کی نعمتوں کے منکر بنتے ہیں اور ان لوگوں کی اکثریت اس پاک ذات کی نعمتوں کی ناقدری کرتی ہے۔

(84) اے رسول! وہ وقت یاد کریں جب اللہ تعالیٰ ہر امت میں اس کی طرف بھیجے گئے رسول کو کھڑا کرے گا جو ان میں سے ایمان لانے والے کے ایمان اور کافر کے کفر کی گواہی دے گا، پھر اس کے بعد کافروں کو ان کے کفر پر معذرت کی اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ رب کی رضا کے کام کرنے کے لیے انھیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے گا کیونکہ آخرت حساب کا گھر ہے، عمل کا نہیں۔

(85) جب ظالم مشرک عذاب دیکھیں گے تو ان سے عذاب ہلکا نہ ہوگا اور نہ اسے ٹال کر انھیں مہلت دی جائے گی بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے اس میں داخل ہو جائیں گے۔

(86) جب مشرک آخرت میں اپنے ان معبودوں کو دیکھیں گے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے تو کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ ہیں ہمارے شریک جن کی ہم تیرے سوا عبادت کرتے تھے۔ وہ یہ بات اس لیے کہیں گے تاکہ وہ اپنے گناہوں کا بوجھ ان پر ڈال دیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کے معبودوں کو بولنے کی صلاحیت دے گا تو وہ انھیں جواب دیں گے: اے مشرکو! بلاشبہ تم اپنی عبادت میں اللہ کا شریک بنانے میں سراسر جھوٹے تھے۔ اس کا کوئی شریک نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔

(87) مشرک اس دن مطیع ہو جائیں گے اور اکیلے اللہ کے سامنے جھک جائیں گے اور ان کا یہ جھوٹا دعویٰ ہوا ہو جائے گا کہ ان کے بت اللہ کے ہاں ان کے سفارشی ہوں گے۔

فوائد: ❀ یہ آیات دلیل ہیں کہ (حلال جانوروں کی) اون، پشم اور بالوں سے ہر حال میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ گھروں میں کار آمد ہیں اور ان سے گھریلو اشیاء بھی بنائی جا سکتی ہیں۔

❀ نعمتوں کی کثرت بندوں سے تقاضا کرتی ہے کہ وہ مزید شکر کریں اور ان نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کریں۔

❀ جو گواہ پوری امت پر گواہی دے گا، وہ سب سے زیادہ پاکیزہ اور عادل ہوگا اور وہ ہیں رسول جن کی گواہی پر ان کی قوموں کا فیصلہ مکمل ہوگا۔

❀ ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ﴾ میں اس بات کی دلیل ہے کہ بندوں کو جہادی ساز و سامان بنانا چاہیے تاکہ وہ دشمن کے خلاف جنگ میں اسے استعمال کریں۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْنَاهُمْ عَذَابًا
فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ
أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا
عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَ
هُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ ع إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ 12 ع 6 18
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ
الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾ وَ
أَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ
بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ
يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا
مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَنْ
تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ
لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَاءَ
اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ
وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

(88) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور دوسرے لوگوں کو بھی اللہ کی راہ سے روکا، ان کے فساد کرنے اور دوسروں کو گمراہ کر کے بگاڑنے کی وجہ سے ہم انھیں اس عذاب سے زیادہ عذاب دیں گے جس کے وہ کفر کے باعث حقدار تھے۔

(89) اے رسول! وہ دن یاد کریں جب ہم ہر امت میں سے رسول اٹھائیں گے جو ان کے بارے میں ان کے کفر یا ایمان کی گواہی دے گا۔ یہ رسول انھی میں سے ہوگا اور انھی کی زبان میں بات کرے گا۔ اے رسول! ہم آپ کو تمام امتوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لیے نازل کیا ہے تاکہ آپ حلال وحرام اور ثواب وعذاب وغیرہ کے ہر معاملے کی وضاحت کر دیں جو وضاحت طلب ہے اور ہم نے اسے لوگوں کی حق کی طرف راہنمائی کے لیے نازل کیا ہے اور یہ ہر اس شخص کے لیے رحمت ہے جو اس پر ایمان لائے اور اس میں وارد احکام پر عمل کرے، نیز یہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو ان دائمی نعمتوں کی خوشخبری بھی دیتا ہے جن کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔

(90) بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عدل کا حکم دیتا ہے کہ بندہ اللہ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرے اور فیصلہ کرنے میں کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دے الّا یہ کہ اسے فضیلت کا حق حاصل ہو۔ اللہ احسان کرنے کا حکم دیتا ہے اور وہ یہ کہ بندہ اضافی طور پر وہ کچھ کرے جو اس پر لازم نہیں ہے، جیسے نفلی صدقہ اور ظالم کو معافی۔ وہ قریبی رشتے داروں کو ان کی ضرورت کی چیز دینے کا حکم دیتا ہے اور ہر قبیح قول جیسے فحش گوئی اور قبیح فعل جیسے زنا وغیرہ سے منع کرتا ہے اور ہر خلافِ شریعت کام سے روکتا ہے اور اس سے مراد ہر نافرمانی اور گناہ ہے۔ اور وہ لوگوں پر ظلم وتکبر کرنے سے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کا تمھیں حکم دیا ہے اور جن کاموں سے منع کیا ہے، ان کے بارے میں وہ تمھیں اس آیت میں اس امید پر نصیحت کرتا ہے کہ تم اس نصیحت سے سبق سیکھو۔

(91) ہر وہ عہد وپیمان پورا کرو جو تم نے اللہ سے یا لوگوں سے کیا ہے اور اللہ کے نام کی پختہ قسمیں کھانے کے بعد انھیں نہ توڑو جبکہ تم ان قسموں کو پورا کرنے کے لیے اللہ کو گواہ بنا چکے ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو، اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس کا بدلہ دے گا۔

(92) اور تم ان معاہدوں کو توڑ کر بے وقوفی اور کم عقلی کا مظاہرہ نہ کرو جیسے کوئی احمق عورت سوت کات کات کر تھک جائے اور اسے اچھی طرح کاتے اور پھر اسے ادھیڑ کر پہلے کی طرح اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو وہ پہلے سوت کاتنے میں تھکی اور پھر اسے ریزہ ریزہ کرنے میں، اور یوں وہ اپنے مقصد کو ہرگز نہ پا سکی۔ تم اپنی قسموں کو ایک دوسرے کو دھوکا دینے کا ذریعہ بناتے ہو، اس لیے کہ تمھارا گروہ تمھارے دشمن کے گروہ سے زیادہ بڑا اور زیادہ مضبوط وطاقتور ہو جائے۔ بات صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عہدوں کو پورا کرنے کے ذریعے سے تمھیں آزماتا ہے کہ تم انھیں پورا کرتے ہو یا توڑ دیتے ہو۔ اللہ تمھارے لیے قیامت کے دن ہر اس چیز کو کھول کر بیان کر دے گا جس کے بارے میں تم دنیا میں اختلاف کیا کرتے تھے۔ پھر وہ حق وباطل اور سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کر دے گا۔

(93) اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو حق پر متحد کر کے ایک گروہ بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہے حق اور عہد کی پاسداری سے دور کر کے اپنے عدل سے گمراہ کر دے اور جسے چاہے اپنے فضل سے اس کی توفیق دے۔ جو کچھ تم دنیا میں کر رہے ہو، اس کی باز پرس تم سے روزِ قیامت ضرور ہوگی۔

فوائد: ❀ جو کافر لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، ان کے لیے کفر اور نافرمانی کے ذریعے سے دنیا میں فساد پھیلانے کی وجہ سے قیامت کے دن دگنا عذاب ہوگا۔
❀ زمین نیک اور اہلِ علم لوگوں سے خالی نہیں ہوگی اور اس سے مراد ہدایت یافتہ آئمہ، انبیاء کے جانشین اور انبیاء کی شریعتوں کی حفاظت کرنے والے علماء ہیں۔
❀ ان آیات نے مسلمان معاشرے کی بنیادی اکائیوں کا تعین کر دیا ہے کہ فرد واحد، جماعت اور ریاست کو ذاتی اور عام زندگی میں کن اصولوں کو سامنے رکھنا چاہیے۔
❀ رشوت اور مال لینے کی خاطر عہد وپیمان توڑنے کی ممانعت ہے۔

وَلَا تَتَّخِذُوٓا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ
ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ وَ
لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ
إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ
يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوٓا
أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ فَإِذَا
قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ ﴿٩٨﴾
إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَلٰى رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾ إِنَّمَا سُلْطٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ
13 ع 11 19 هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾ وَإِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَ
اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوٓا إِنَّمَآ أَنْتَ مُفْتَرٍ ۗ بَلْ أَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ
لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِينَ ﴿١٠٢﴾

(94) اور تم اپنی قسموں کو ایک دوسرے کو دھوکا دینے کا ذریعہ نہ بناؤ کہ تم ان کے بارے میں اپنی خواہشات کے پیچھے لگ جاؤ کہ جب دل چاہا انھیں توڑ دیا اور جب جی چاہا انھیں پورا کر دیا۔ اگر تم نے ایسے کیا تو تمھارے قدم سیدھے راستے پر جم جانے کے بعد اس سے ڈگمگا جائیں گے اور اللہ کی راہ سے بھٹکنے اور دوسروں کو اس سے بھٹکانے کی وجہ سے تمھیں عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا اور تم دگنے عذاب کے حقدار ٹھہرو گے۔

(95) اور تم اللہ کے عہد کو معمولی معاوضے کے بدلے نہ توڑو اور معمولی قیمت کے بدلے وعدہ وفا کرنے سے نہ رکو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا میں جو مدد اور غنیمتیں ہیں اور آخرت میں جو دائمی انعامات ہیں، وہ تمھارے لیے اس تھوڑے سے معاوضے سے کہیں بہتر ہیں جو تم اللہ کا عہد توڑ کر حاصل کرتے ہو، اگر تم یہ جان لو۔

(96) اے لوگو! تمھارے پاس جو مال، لذتیں اور نعمتیں ہیں، خواہ وہ کتنی ہی زیادہ ہوں، آخر کار ختم ہونے والی ہیں اور اللہ کے ہاں جو بدلہ ہے، وہ باقی رہنے والا ہے، پھر تم فانی کو باقی رہنے والے پر کیسے ترجیح دیتے ہو؟ ہم اپنے عہدوں کی پاسداری کرنے والوں اور انھیں نہ توڑنے والوں کو ضرور ان کے فرمانبرداری والے کاموں کا بہت اچھا بدلہ دیں گے، چنانچہ ہم انھیں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ دیں گے۔

(97) جس نے شریعت کے مطابق کوئی نیک عمل کیا، وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ اللہ پر ایمان رکھنے والا ہو تو ہم اسے دنیا میں اللہ کے فیصلوں پر راضی رہنے والی، قناعت پسندانہ اور نیکیوں کی توفیق والی نہایت پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور دنیا میں جو نیک اعمال انھوں نے کیے، ان کا نہایت اچھا بدلہ آخرت میں بھی ہم انھیں ضرور دیں گے۔

(98) اے ایمان والے! جب تو قرآن کی قراءت کا ارادہ کرے تو اللہ سے سوال کر کہ وہ تجھے شیطان کے وسوسوں سے بچائے جو اللہ کی رحمت سے دور کر دیا گیا ہے۔

(99) بلاشبہ شیطان ان لوگوں پر مسلط نہیں ہو سکتا جو اللہ پر ایمان لائے اور اپنے تمام معاملات میں اپنے اکیلے پروردگار پر بھروسا کرتے ہیں۔

(100) وہ وسوسوں کے ذریعے صرف ان لوگوں پر مسلط ہوتا ہے جو اسے دوست بناتے ہیں، اس کی گمراہیوں میں اس کی اطاعت کرتے ہیں، اور جو اس کے گمراہ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہوئے اس کے ساتھ غیروں کی عبادت کرتے ہیں۔ (101) جب ہم قرآن کی کسی آیت کا حکم کسی دوسری آیت سے منسوخ کرتے ہیں...... اور اللہ خوب جانتا ہے کہ اس نے حکمت کے تحت قرآن میں سے کیا منسوخ کیا ہے اور جو اس میں سے منسوخ نہیں کیا، اسے بھی خوب جانتا ہے...... تو وہ کہتے ہیں: اے محمد! تم جھوٹے ہو جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہو، بلکہ اکثر لوگ نہیں جانتے کہ نسخ کامل حکمت الٰہی ہی کی وجہ سے ہوتا ہے! (102) اے رسول! ان سے کہہ دیں: یہ قرآن جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پاس سے لے کر حق کے ساتھ آئے ہیں جس میں کوئی غلطی نہیں اور نہ اس میں کوئی ردوبدل اور تحریف ہوئی ہے تاکہ جب بھی اس کا کوئی نیا حکم نازل ہو اور اس سے کچھ منسوخ ہو تو وہ اللہ پر ایمان لانے والوں کے ایمان کو مضبوط کرے اور تاکہ وہ ان کے لیے حق کی طرف راہنمائی کا ذریعہ بنے اور مسلمانوں کو اس اعلیٰ ثواب کی خوشخبری دے جو انھیں اس کے باعث ملنے والا ہے۔

فوائد: ❀ ایمان کے ساتھ نیک عمل زندگی کو بہت پاکیزہ اور بہتر بنا دیتا ہے۔

❀ شیطان کے شر سے بچنے کے لیے سلامتی کا راستہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے التجا کی جائے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگی جائے۔

❀ اہلِ ایمان کو چاہیے کہ قرآن کو اپنا راہنما بنائیں، اس کے علوم سے تربیت پائیں، اس کے بیان کیے ہوئے اخلاق اپنائیں اور اس کے نور سے روشنی پائیں۔ ان کے دینی اور دنیاوی معاملات اسی سے سیدھے ہوں گے۔

❀ نزولِ وحی کے زمانے میں حکمت کے تحت قرآن کے احکام میں نسخ ہوتا رہا ہے اور ایسا مصلحتوں، حوادث اور بشری حالات کے بدل جانے کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا گیا۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ
يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٠٤﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ
بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ
مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ
مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ 14 ع 10 20
نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾

(103) ہمیں بخوبی علم ہے کہ مشرک کہتے ہیں: محمد (ﷺ) کو قرآن کوئی انسان سکھاتا ہے، حالانکہ وہ اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں۔ جس کی طرف یہ سکھانے کی نسبت کرتے ہیں، اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن تو اعلیٰ درجے کی فصیح و بلیغ اور واضح عربی زبان میں اترا ہے، پھر انھوں نے یہ دعویٰ کیسے کر لیا کہ اس نے کسی عجمی سے یہ سیکھا ہے؟!

(104) بلاشبہ جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے کہ وہ اللہ پاک کی طرف سے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جب تک وہ اس پر اصرار کرتے رہیں۔ ان کے لیے اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کی آیتوں کو جھٹلانے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے۔

(105) محمد (ﷺ) اپنے رب کی طرف سے جو لائے ہیں، اس میں جھوٹے نہیں۔ جھوٹ اور افترا تو وہ باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں کی تصدیق نہیں کرتے کیونکہ نہ تو وہ عذاب سے ڈرتے ہیں اور نہ ثواب کی امید رکھتے ہیں اور یہی کافر لوگ جھوٹے ہیں، اس لیے کہ جھوٹ ان کی عادت ہے جس پر وہ پروان چڑھے ہیں۔

(106) جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے، سوائے اس کے جسے کفر کرنے پر مجبور کیا گیا اور اس نے زبان سے کلمۂ کفر بول دیا جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن اور اس کی حقیقت پر یقین رکھتا ہے، لیکن جو کھلے دل سے کفر کرے، ایمان پر اسے ترجیح دے اور دل کی خوشی سے کفر اپنائے تو وہ اسلام سے مرتد ہے اور ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

(107) اسلام سے ان کا ارتداد اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے کفر کے بدلے حاصل ہونے والے دنیا کے مال کو آخرت پر ترجیح دی۔ اللہ تعالیٰ کافر قوم کو ایمان کی توفیق نہیں دیتا بلکہ انھیں ذلیل و رسوا کرتا ہے۔

(108) ایمان چھوڑ کر مرتد ہونے والے یہ لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے، لہٰذا وہ وعظ و نصیحت سمجھتے ہی نہیں، ان کے کانوں پر بھی مہر لگا دی ہے، چنانچہ وہ کوئی نفع بخش بات نہیں سنتے، اور ان کی آنکھوں پر بھی مہر لگا دی ہے، لہٰذا وہ ان نشانیوں کو دیکھتے ہی نہیں جو ایمان کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو نیک بختی و بدبختی کے اسباب سے غافل ہیں اور اس سے بھی جو اللہ نے ان کے لیے عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(109) سچی بات ہے کہ یہی لوگ آخرت میں سخت نقصان اٹھانے والے ہیں جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر اختیار کرنے کے سبب خود کو خسارے میں ڈال لیا، وہ ایمان جسے اگر وہ اختیار کیے رکھتے تو ضرور جنت میں داخل ہوتے۔

(110) پھر اے رسول! آپ کا رب بے حد بخشنے والا اور کمزور مومنوں کے ساتھ بہت مہربان ہے جنھوں نے مشرکوں کی ایذاؤں کے بعد مکے سے مدینے ہجرت کی۔ ان مشرکوں نے ان کمزوروں کو ان کے دین کے بارے میں اس قدر آزمائش میں ڈالا کہ وہ زبان سے کلمۂ کفر کہنے پر مجبور ہو گئے جبکہ ان کے دل ایمان پر مطمئن تھے۔ پھر انھوں نے اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے اور کافروں کی بات کو نیچا کرنے کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اس راہ میں آنے والی مشقتوں پر صبر کیا۔ بلاشبہ اس آزمائش اور عذاب جھیلنے کے بعد جس میں انھیں مبتلا کیا گیا حتی کہ انھوں نے کلمۂ کفر تک زبان سے بول دیا، آپ کا رب انھیں بے حد بخشنے والا اور ان پر خوب مہربانیاں کرنے والا ہے کیونکہ انھوں نے کفر کی بات نہایت مجبور ہو کر کہی تھی۔

(111) اے رسول! اس دن کو یاد کریں جب ہر انسان اپنی ذات کے لیے لڑتا جھگڑتا آئے گا۔ حشر کی ہولناکی کے پیش نظر کسی دوسرے کی حمایت نہیں کرے گا۔ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے ہر اچھے برے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر نہ تو نیکیوں کا ثواب کم کر کے ظلم کیا جائے گا اور نہ گناہوں میں اضافہ کر کے ظلم ہوگا۔

فوائد: ❀ جس پر جبر کیا جائے، اس کے لیے ظاہری طور پر زبان سے کلمۂ کفر کہنا جائز ہے بشرطیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ ❀ اسلام سے مرتد ہونے والوں نے اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کا عذاب اپنے اوپر لازم کر لیا کیونکہ انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں پسند کیا اور اللہ کی ہدایت سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر مہر لگا دی اور وہ قیامت کے دن کے سخت عذاب سے غافل ہونے والوں میں شامل ہو گئے۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے بخشش اور رحمت لکھ دی ہے جو ایمان لائے اور آزمائش میں ڈالے جانے کے بعد انھوں نے ہجرت کی اور جہاد پر ڈٹے رہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً
يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ
اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا
يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوْا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۠ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ
كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ
الدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا
حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ ؕ
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ
هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا
ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾

(112) اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی ...... اور اس سے مراد مکہ مکرمہ ہے ...... جو بڑی پُرامن تھی۔ وہاں کے باشندوں کو کوئی خوف وخطرہ نہ تھا۔ وہاں استحکام تھا جبکہ اس کے آس پاس سے لوگ اغوا کر لیے جاتے تھے۔ اس کی روزی اس کے پاس ہر جگہ سے فراخ اور نہایت آسانی سے چلی آ رہی تھی، پھر وہاں کے رہنے والوں نے اپنے اوپر ہونے والے اللہ کے ان انعامات کی ناشکری کی اور اللہ کا شکر ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے سزا کے طور پر انھیں بھوک اور شدید خوف میں مبتلا کر دیا جس کے اثرات ان کے جسموں پر گھبراہٹ اور کمزوری کی صورت میں ظاہر تھے حتی کہ یہ دونوں چیزیں ان کے کفر اور حق کو جھٹلانے کے باعث ان کے لباس کی طرح ان کے ساتھ چپک گئیں۔

(113) یقیناً اہلِ مکہ کے پاس انھی میں سے ایک عظیم رسول آیا جس کی امانت وصداقت کو وہ اچھی طرح جانتے تھے اور وہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ۔ پھر انھوں نے انھیں اس چیز میں جھٹلا دیا جو ان کے رب نے ان پر نازل کی تو ان پر اللہ کی طرف سے بھوک اور خوف کا عذاب آ گیا اور وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ شرک کر کے اور اس کے رسول کو جھٹلا کر خود کو تباہی کے گڑھے میں ڈالا۔

(114) اے بندو! اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو حلال وطیب روزی دے رکھی ہے، اسے کھاؤ اور اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی اس نعمت کا شکر ادا کرو، اس طرح کہ اس کی ان نعمتوں کا اقرار کرو اور انھیں اللہ کی رضا کے کاموں میں صرف کرو، اگر تم اس اکیلے کی عبادت کرتے ہو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے۔

(115) اللہ تعالیٰ نے تم پر کھانے والی وہ چیزیں حرام قرار دی ہیں جن کا ذبح کرنا ضروری ہے اور وہ ذبح کیے بغیر مر جائیں اور بہایا گیا خون بھی۔ اسی طرح خنزیر اپنے تمام اجزاء سمیت حرام کیا اور وہ بھی جسے ذبح کرنے والے نے غیر اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا۔ یہ حرمت اس وقت ہے جب بندے کو اختیار ہو مگر جو ان مذکورہ چیزوں کے کھانے پر مجبور ہو کر انھیں کھا لے جبکہ وہ نہ تو حرام میں رغبت رکھے اور نہ ضرورت کی حد سے تجاوز کرے تو اسے کوئی گناہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا ہے، جو اس شخص نے کھایا، وہ اسے معاف کر دے گا۔ وہ اس پر بہت مہربان ہے کہ اس نے مجبوری کی حالت میں اس کے لیے اسے جائز اور حلال قرار دیا ہے۔

(116) اے مشرکو! کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ کہہ کر اللہ کی طرف منسوب نہ کر دیا کرو کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ چیز حرام ہے، اس ارادے سے کہ تم کسی ایسی چیز کو حرام قرار دے کر جسے اللہ نے حرام نہیں کیا یا کسی چیز کو حلال قرار دے کر جسے اللہ نے حلال قرار نہیں دیا، اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بلاشبہ اللہ پر بہتان باندھنے والے اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور نہ اس سے نجات پاتے ہیں جس کا انھیں خوف ہو۔

(117) دنیا میں خواہشاتِ نفس کی پیروی کی وجہ سے ان کے لیے معمولی اور حقیر ساز وسامان ہے اور آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اس امت پر حرام کی گئی کھانے کی اشیاء کا ذکر کیا تو ان چیزوں کا ذکر بھی کر دیا جن کا کھانا یہود کے لیے حرام ٹھہرایا تھا، چنانچہ فرمایا:

(118) اور ہم نے یہودیوں کے لیے خاص طور پر وہ چیزیں حرام قرار دیں جن کا ذکر ہم نے آپ کے سامنے کر دیا ہے (جیسا کہ سورۂ انعام کی آیت: 146 میں ہے۔) اور ہم نے یہ چیزیں حرام کر کے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا، بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا جب انھوں نے سزاوار کام کیے، چنانچہ ہم نے انھیں ان کی بغاوت کی سزا دی اور سزا کے طور پر یہ چیزیں ان پر حرام کر دیں۔

فوائد: ❀ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، بلاشبہ جب بستی والوں نے نعمت کی ناقدری کی تو انھیں اس کے برعکس صورت حال سے دوچار کر دیا گیا کہ وہ نعمتیں ان سے چھین لی گئیں، چنانچہ وہ فراوانی کے بعد بھوک، امن وامان کے بعد خوف وہراس اور کافی شافی رزق کے بعد تنگ گزران میں پڑ گئے۔ ❀ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا، اکیلے اللہ کی عبادت کرنا اور اس کی بے شمار نعمتوں اور نوازشوں پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ہر وہ شخص عذابِ الٰہی کا شکار ہوگا جس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، اس کی نافرمانی کی اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا منکر ٹھہرا۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے فضل واحسان کرتے ہوئے اور ہر گندی چیز سے ہمیں بچاتے ہوئے ہم پر صرف گندی چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع 15 ع 21
اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًا ؕ وَلَمْ یَكُ مِنَ
الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰی صِرَاطٍ
مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَی الَّذِیْنَ
اخْتَلَفُوْا فِیْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَحْكُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا
كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ
رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۱۲۵﴾
وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَىِٕنْ
صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ
وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَلَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع 16 ع 22

(119) پھر اے رسول! جن لوگوں نے انجام سے بے خبر ہوکر، چاہے جان بوجھ ہی کر سہی، برے عمل کیے اور برے اعمال کرنے کے بعد انھوں نے اللہ کے حضور توبہ کر لی اور ان کے جن اعمال میں بگاڑ تھا، ان کی اصلاح کر لی تو بلا شبہ آپ کا رب توبہ کے بعد ان کے گناہ بہت زیادہ بخشنے والا اور ان پر نہایت ہی مہربان ہے۔

جب مشرک یہ سمجھتے تھے کہ وہ ملت ابراہیمی کے پیروکار ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

(120) بلاشبہ ابراہیم (علیہ السلام) تو خیر اور بھلائی کی تمام خوبیوں والے تھے۔ ہر وقت اپنے رب کے اطاعت گزار اور تمام باطل مذاہب سے بیزار ہوکر دینِ اسلام کی طرف مائل تھے۔ وہ ہرگز مشرکوں میں سے نہ تھے۔ (121) اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعام کیے تھے، وہ ان کے قدردان اور شکر گزار تھے۔ اللہ نے انھیں نبوت کے لیے چن لیا تھا اور انھیں محکم اور پکے سچے دین اسلام کی راہ سجھا دی تھی۔ (122) ہم نے انھیں دنیا میں نبوت، اچھی شہرت اور نیک اولاد سے نوازا تھا اور آخرت میں بھی وہ ان نیکوکاروں میں سے ہوں گے جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں بلند درجے تیار کر رکھے ہیں۔ (123) اے رسول! پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ توحید، مشرکوں سے اظہارِ براءت، اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانے اور شریعتِ الٰہی پر عمل کرنے میں ملت ابراہیمی کی پیروی کریں۔ ابراہیم علیہ السلام تمام ادیان سے بیزار ہوکر دینِ اسلام کے لیے یکسو تھے اور وہ مشرک ہرگز نہ تھے جیسا کہ مشرکوں کا خیال ہے بلکہ وہ اللہ کے لیے یکسو تھے۔

(124) ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف یہودیوں پر فرض تھی جنھوں نے اس میں اختلاف کیا تا کہ وہ اپنی مشغولیت چھوڑ کر اس میں عبادت کے لیے فارغ ہو جائیں یہ ان کے جمعے والے دن سے بھٹکنے کے بعد کی بات ہے جس میں انھیں مصروفیات سے فارغ ہو کر عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اے رسول! بلاشبہ آپ کا رب ان اختلاف کرنے والوں کے درمیان ان چیزوں میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے اور ہر ایک کو وہ بدلہ دے گا جس کا وہ حقدار ہے۔

(125) اے رسول! آپ اور آپ کے پیروکار اہلِ ایمان دینِ اسلام کی طرف بلائیں اور اس میں اس شخص کی ذہنی صلاحیت اور ماننے کی اہلیت کو ضرور پیش نظر رکھیں جسے آپ دعوت دے رہے ہیں۔ یہ دعوت ترغیب اور ڈراوے پر مشتمل خیر خواہی کے ساتھ ہو اور ان سے گفتگو کرتے وقت وہ طریقہ اختیار کریں جو قولی اور فکری طور پر نہایت اچھا ہو اور تہذیب کے لحاظ سے بھی نہایت مناسب ہو۔ آپ کی ذمہ داری لوگوں کو ہدایت کی راہ پر لگانا نہیں بلکہ آپ کے ذمے صرف ان کو تبلیغ کرنا ہے۔ بلاشبہ آپ کا رب اسے خوب جانتا ہے جو دین اسلام سے بھٹک جائے اور اپنی طرف راہ پانے والے کو بھی وہ خوب جانتا ہے، لہٰذا آپ ان پر افسوس کرتے ہوئے اپنی جان نہ گنوائیں۔

(126) اگر تم اپنے دشمن کو سزا دینا چاہو تو زیادتی کیے بغیر اتنی ہی سزا دو جتنا اس نے تمھارے ساتھ (برا) کیا۔ اگر اس پر قدرت رکھنے کے باوجود اسے سزا نہ دو اور صبر کرو تو بلاشبہ تم میں سے صبر کرنے والوں کے لیے معاف کرنا انصاف کے ساتھ بدلہ لینے سے بہت بہتر ہے۔

(127) اے رسول! آپ کفار سے پہنچنے والی تکلیفوں پر صبر کریں اور آپ کو صبر کی توفیق صرف اللہ ہی کی عطا سے مل سکتی ہے اور آپ کافروں کے آپ سے منہ پھیرنے پر غمزدہ نہ ہوں اور جو مکر و فریب وہ کرتے ہیں، اس کے باعث آپ کے سینے میں گھٹن پیدا نہ ہو۔

(128) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنھوں نے گناہ چھوڑ کر اللہ کا تقویٰ اختیار کیا اور وہ اطاعت کے کام سرانجام دے کر اور اللہ کے حکم مان کر نیکوکار رہے۔ اللہ اپنی نصرت اور تائید کے اعتبار سے ان کے ساتھ ہے۔

فوائد: ❀ اللہ کی رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے ان بندوں کی توبہ قبول کرے جو کفر اور نافرمانی والے برے اعمال کرتے ہیں، پھر توبہ کرتے ہیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے گا۔ ❀ مسلمانوں کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اپنے لیے نمونہ بنانا بہت بہتر ہے۔ ❀ اللہ کے دین کی دعوت دینے والوں کو چاہیے کہ وہ یہ تین طریقے مدنظر رکھیں: حکمت، اچھی نصیحت اور نہایت اچھے طریقے سے بحث و مباحثہ۔ ❀ بدلہ بغیر زیادتی کے برابر ہونا چاہیے، چنانچہ مظلوم کو بھی ظالم سے بدلہ لیتے وقت زیادتی سے منع کیا گیا ہے۔